شیطان سے جنگ

اور اس سے بچنے کی تدبیریں

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ و جانشین سلطان العارفین حضرت

شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمٰن محمود

19-4-281/A/39/1، صالحین کالونی، نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد-۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیطان سے جنگ

اور اس سے بچنے کی تدبیریں

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمٰن محمود

19-4-281/A/39/1، صالحین کالونی، نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد-۵۳

تفصیلات کتاب

نام کتاب : شیطان سے جنگ اور اس سے بچنے کی تدبیریں

مرتب : حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

صفحات : ۵۶

تعداد اشاعت : ایک ہزار

طبع چہارم : ۲۰۰۸ء-۱۴۲۹ھ

کتابت : شکیل کمپوزنگ سنٹر

طباعت : عائش آفسیٹ پرنٹرس

روبرو ملک پیٹ فائر اسٹیشن، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ،
حیدرآباد۔فون: 9391110835, 9346338145

قیمت : -/20 روپے

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمٰن محمود

19-4-281/A/39/1، صالحین کالونی، نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد-۵۳

پیش لفظ

ہمارے ایک دوست نے خط میں لکھا کہ بزرگوں کی کتابوں میں کہیں پڑھا ہے کہ ایمان کی حفاظت کے لئے شیطان شناسی بھی ضروری ہے ۔ یہ شیطان کیا ہے اور اس کی شرارتیں کس طرح کی ہوتی ہیں اور اس سے بچنے کے لئے ہمیں قرآن و حدیث میں کیا ہدایات ملتی ہیں ۔ اس بارے میں جواب بھیجیں تو بہتر ہوگا ۔ دوست نے ایک نئے انداز سے سوال کیا تھا ۔ تو علمی و اخلاقی لحاظ سے جواب دینا ضروری تھا قرآنی آیات، احادیث وروایات نیز معتبر حکایات کی روشنی میں اس کی وضاحت کی گئی ہے ۔ جواب غیر معمولی طور پر تفصیلی ہوگیا ہے ۔ یہاں تک کہ جواب نے کتابی شکل اختیار کرلی ہے ۔ حسن اتفاق سے دسمبر کے مہینہ میں جمعہ کے خطبات بھی اسی مضمون سے متعلق آگئے ۔ اس طرح مضامین و خطبات کی اہمیت اور اسکی افادیت مزید سامنے آئی ۔ کسے معلوم تھا کہ یہ خطبات اور خصوصی مضامین اشاعت کے مرحلے میں آئینگے ۔

حضرت حکیم الامت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابلیس جو مردود ہوا تو نیکوں کا ساتھ چھوڑنے کے سبب ہوا ۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ابیٰ ان یکون مع الساجدین یعنی شیطان نے سجدہ کرنے والوں کا سجدہ میں ساتھ دینے سے انکار کیا اس سے معلوم ہوا کہ نیک بختوں کے نیک کام میں ساتھ رہنا چاہئے ۔ اللہ نے شیطان سے مواخذہ کس عنوان سے فرمایا ہے ۔ فرماتے ہیں ۔ مالک الا تکون مع الساجدین اے ابلیس ملعون تجھ کو کیا ہوگیا کہ تو نے ملائکہ کا ساتھ نہیں دیا ۔ اس امر سے وہ لوگ متنبہ ہوجائیں جو اہل دین کی تحقیر کرکے اپنے ایمان کو برباد کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطانی آفتوں اور شرارتوں سے حفاظت فرمائے اور حسنِ نیت اور حسن عمل اور حسنِ خاتمہ نصیب فرمائے ۔ آمین

شاہ محمد کمال الرحمن

فہرست مضامین

پیش لفظ	۳
شیطان کے معنیٰ اور اس کی وجہ تسمیہ	۶
کار شیطانی	۷
شیطان کے بارے میں حکم قرآنی	۷
ایک روایت کا مفہوم	۷
سات شیاطین اور ان کے کام	۷
شیطان کا کھانا پینا	۱۱
اثرات شیطانی سے حفاظت کا سادہ ذریعہ	۱۲
شیطانی کام	۱۴
قرآنی اشارات	۱۴
آیات القرآن	۱۵
ایک اہم بات	۱۸
شیطان کی چیخ و پکار	۲۲
ایک عجیب روایت	۲۳
ابلیس سے دو سوال	۲۴
ارشادات اولیاء	۲۵
شیطانی فریب کا ایک عبرت انگیز واقعہ	۲۶
شیطانی فریب مختلف رنگوں میں	۲۹
ایک عظیم صاحب علم امام رازیؒ کا واقعہ	۳۰
عارفین حق کا کہنا ہے	۳۱
شیطان سے جنگ کب تک؟	۳۲
شیطان کی خوشی اور ناگواری	۳۳

علم صحیح کے داخلہ میں مزاحمت	۳۳
اہل باطل کے کام ظاہراً کیوں بنتے نظر آتے ہیں؟	۳۴
کام کا نکتہ	۳۵
جنات اور شیاطین سے متعلق چند مستند واقعات	۳۵
شیطان کو پکڑا اور مقید کردیا	۳۶
بھوت اور شیطان کی گرفتاری	۳۸
جن اور شیطان روپ بدلتے ہیں	۳۹
مِسعر نامی شیطان کا قتل	۴۰
شیطان کا دھوکہ اور یادالہٰی	۴۱
ذکر کے دوران وسوسے آنے کی مثال	۴۱
جب شیطانی کتا حملہ آور ہو	۴۲
شیطان شناسی کا فائدہ	۴۲
ایک ولی کو بہکانے کی کوشش	۴۲
ایک مشہور واقعہ	۴۳
کفر والحاد کے بادشاہ کا سلطنت قلبی پر حملہ کا پروگرام اور خاص خاص مورچے	۴۳
شیطان کا آخری خطاب اور انجام	۴۶
شیطان سے بچنے کی تدبیریں	۴۷
شیطان کی پریشانی	۴۹
شیطان کا رونا	۵۰
کیسے لوگوں پر شیطان قابو نہیں پاتا	۵۰
جائے پناہ کون؟	۵۱
وسوسوں کا علاج	۵۲
مومن کا ہتھیار	۵۲
ارشاد ملا علی قاریؒ	۵۲
امراض جسمانی، روحانی، اثرات شیطانی کا انتہائی آزمودہ علاج	۵۴
ایک خصوصی علاج	۵۶

شیطان کے معنی اور اس کی وجہ تسمیہ

شیطان ۔ (۱) ۔ شطن سے بنا ہے ۔ اس کے معنی وہ رسی ہے جو لمبی ہو اور کانپنے والی ہو ۔ شیطان بھی چونکہ برائی میں دراز اور بدی کرنے کے لئے بیقرار رہتا ہے اس لئے اسے شیطان کہا جاتا ہے ۔

(۲) ۔ دوسرے معنی دوری کے ہیں ۔ شیطان چونکہ نیکی سے بھلائی سے خیر سے ،جنت سے ،خدا کی رحمت سے ،دور ہے اس لئے شیطان کو شیطان کہا جاتا ہے ۔

(۳) ۔ شطن آگ کے معنی رکھتا ہے چونکہ وہ بھی آگ سے بنایا گیا ہے اس لئے شیطان کہا جاتا ہے ۔ شیطان کی شیطانی حرکات اور شیطانی کاموں کے اعتبار سے اس کے ناموں کی لمبی چوڑی فہرست ہوسکتی ہے ۔ لیکن چند وصفی نام اس طرح ہیں ۔ (۱) ۔ غوی (گمراہ) ۔۔ (۲) ۔ مارد (دیو ،سرکش شیطان) ۔۔ (۳) ۔ عزازیل ۔۔ (۴) ۔ شیخ نجدی ۔۔ (۵) ۔ وسواس ۔۔ (۶) ۔ خناس ۔۔ (۷) ۔ خبیث ۔۔ (۸) ۔ خطیب اہل النار ۔۔ (۹) ۔ لعین ۔۔ (۱۰) ۔ مردود ۔۔ (۱۱) ۔ شیطان ۔۔ (۱۲) ۔ ابلیس وغیرہ ۔۔۔ جنوبی ہندوستان میں نرسو (نرسپا) نامی شیطان معروف ہے ۔ یہ اور اسی جیسے بے شمار جنات و شیاطین ہیں جن کی ہزاروں مسلمان دانستہ و غیر دانستہ طور پر بالواسطہ اور بلاواسطہ پرستش کرتے ہیں اور شرک جلی میں مبتلاء ہوجاتے ہیں ۔ اللہ تعالی سب کی حفاظت فرمائے اور صحیح ایمان او رایمان کے تقاضوں کی تکمیل کی توفیق دے ۔

ہزاروں مسلمانوں کے گھروں سے نرسو نکالنا ،تجدید ایمان کرنا ،احقاق حق اور ابطال باطل کا حق ادا کرنا اس ضمن میں حضرت والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں ۔

کار شیطانی ولقد اضل منکم جبلا کثیرا ۔ افلم تکونوا تعقلون یعنی شیطان نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔

شیطان کے بارے میں حکم قرآنی

ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا یعنی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔

ایک روایت کا مفہوم شیطان کے مکروفریب سے باخبر رہنا چاہئے کیونکہ یہ اصلی دشمن ہے۔ اس کے آنے کے بڑے باریک راستے ہیں۔ انسان کے گوشت، پٹھوں، اور اس کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون چلتا ہے۔

یوں تو شیاطین اور ان کی ذریت بے شمار ہیں۔ لیکن ہم یہاں خاص طور پر شیاطین کی سات اقسام کا تذکرہ کررہے ہیں۔ محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کتاب میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

مقاتلؒ نے زہریؒ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات چند صحابہ جن میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت سلمان حضرت عمار بن یاسر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی شامل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے آئے۔ اس اثناء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے۔ ان کے چہروں پر موتیوں کی طرح پسینہ نظر آرہا تھا۔ جیسے بخار آرہا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ پیشانی سے پسینہ پونچھا اور فرمایا اس ملعون پر خدا کی لعنت ہو پھر سر مبارک جھکالیا۔ حضرت علیؓ نے دریافت فرمایا۔ یا رسول اللہ آپ نے کس

پر لعنت فرمائی ۔ ۔ آپ نے جواب دیا شیطان لعین دشمن خدا پر ۔ اس مردود نے اپنی دم کو اپنی مقعد میں داخل کیا اور سات انڈے دئے ۔ ان سے اس کے سات بچے پیدا ہوئے ۔ پھر ان میں سے ہر ایک بچہ آدم علیہ السلام کی اولاد کو گمراہ کرنے پر مامور ہوا ۔ ایک کا نام مدحش ہے ۔ جو علماء کو ہویٰ و حرص کی ترغیب دینے پر مقرر ہوا ۔ دوسرے کا نام حریث ہے جو نمازیوں کو نماز بھلانے ، کھیل میں لگانے ، بہکانے ، جمائی لینے اور اونگھنے میں بتلا کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ وہ سو جاتے ہیں ۔ پھر جب سونے والے سے کہا جاتا ہے کہ تو سو گیا تو وہ کہتا ہے میں سویا نہیں ۔ پھر بے وضو ہی نماز میں شریک ہو جاتا ہے ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ان میں کوئی ایسا ہے جس میں اس کی نماز کے ثواب کا نصف یا چوتھائی یا دسواں حصہ ہی ملتا ہے ۔ بلکہ اس کی نماز کے گناہ ثواب سے بڑھ جاتے ہیں ۔

تیسرے شیطان کا نام ذوالبنون ہے ۔ اس کے سپرد بازاروں کا انتظام ہے ۔ یہ رات دن بازاروں میں رہتا ہے ۔ لوگوں کو کم تولنے کی ترغیب دیتا ہے ۔ خرید و فروخت میں جھوٹ بولنے ، سامان کو سجانے اور اس کی تعریفیں کرنے کے راستے بتاتا ہے ۔

چوتھے شیطان کا نام بتر ہے ۔ جو مصیبت کے وقت لوگوں کو اپنے گریبان پھاڑنے کی رغبت دلاتا ہے ۔ اپنا منہ نوچنے کی ترغیب دیتا ہے ۔ یہ انہیں سکھاتا ہے کہ واویلا کریں ۔ اپنے آپ کو کوسیں ۔ اور ثواب سے محروم کر دیں ۔ پانچویں شیطان کا نام منشوظ ہے ۔ یہ لوگوں کو جھوٹ بولنے ، چغلی کرنے ، طعن تشنیع کرنے اور اسی طرح دوسرے گناہوں کی ترغیب و تلقین کرتا ہے ۔

چھٹے شیطان کا نام واسم ہے ۔ جو مرد کے ذکر اور سرین میں پھونکتا ہے تاکہ آپس میں زنا کریں۔

ساتویں شیطان کا نام اعور ہے جو چوری کرنا سکھاتا ہے، چور سے کہتا ہے کہ چوری کرنے سے تمہارا فاقہ دور ہوگا اور اپنا قرض ادا کرسکوگے، کپڑے پہن سکوگے۔ چوری کرنے کے بعد توبہ کرلینا۔ (غنیہ)

ایک روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عاصؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری نماز اور قراءت کے درمیان شیطان آکر داخل ہوجاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسکا نام خترب ہے اللہ کے ہاں اس سے پناہ مانگو۔

سورہ نساء میں ہے کہ شیطان کو دوست بنانے والے نقصان میں ہیں۔

سورہ مائدہ میں ہے کہ سود شراب، جوا اور اس جیسے کام شیطانی کام ہیں۔ اور اس کا کام بغض اور دشمنی پیدا کرنا ہے۔ سورہ انعام میں ہے کہ شیطان آدمی کے سامنے اپنے کام مزین کرکے پیش کرتا ہے۔ جس سے انسان دھوکہ کھاجاتا ہے اسی سورہ میں ایک اور جگہ یوں بتایا گیا ہے کہ یہ بھول میں بسلا کرکے ظالموں کا ساتھ دینے کی دعوت دیتا ہے۔

سورہ اعراف میں ہیکہ (۱)۔ وہ کھلا دشمن ہے ... (۲)۔ انسانوں کو جنت سے دور کرتا ہے۔ (۳)۔ گمراہ کرتا ہے ... (۴)۔ وسوسے ڈالتا ہے ... (۵)۔ پارسا لوگوں کو بھی بھلانے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ چوکنے ہوجاتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ راستہ اللہ کا ہے پھر اس خط

کے داہنے اور بائیں بہت سے خط کھینچے اور فرمایا یہ راستے شیطان کے ہیں اور ہر ایک راہ پر ایک شیطان ہے کہ اسی طرف کو بلاتا ہے پھر یہ آیت پڑھی ۔ ان ھذا صراطی مستقیما فتبعوہ ولا تتبعو السبل یعنی یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور مت چلو کئی راہیں.....

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان مجھ میں اور میری نماز میں حائل ہوتا ہے یعنی نماز اور قرات میں وسوسہ ڈالتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ذالک شیطان یقال لہ خترب فاذا احسہ فتعوذ باللہ واتفل عن یسارک ثلاثا

یعنی اس شیطان کو خنزب کہتے ہیں جب وہ تمکو معلوم ہوا تو تعوذ پڑھو اور بائیں طرف تین بار تھتکارو ۔ ایک روایت میں ہے ان للوضوء شیطانا یقال لہ ولھان فاستعذباللہ یعنی وضو میں بہکانے کے لئے ایک شیطان ہے اسکو ولھان کہتے ہیں اس سے خدا کی پناہ چاہو۔

جب دل پر دنیا کا ذکر اور خواہش نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے تو شیطان کو وسوسوں کا موقع مل جاتا ہے اور وہ اپنے کام میں مصروف ہوجاتا ہے اور جب دل ذکر الٰہی کی طرف رجوع کرتا ہے تو شیطان کو موقع نہیں ملتا اور اس وقت فرشتہ اپنی مداخلت کرتا ہے اور ان شیاطین اور فرشتوں دونوں کے لشکروں میں ہمیشہ یہی کشمکش دل پر رہتی ہے یہاں تک کہ دل ایک کا ان میں سے تابع ہو جاتا ہے اور پھر اسی کا مستقر اور مکان بن جاتا ہے ۔۔ لیکن اکثر دلوں کا حال یہ ہے کہ لشکر شیاطین نے انکو مسخر کرلیا ہے اور اس لشکر کے غالب ہونے کا مبدا خواہش نفسانی کا اتباع ہے اب جب تک شیطان کا زور کم نہیں ہو گا ان کا مسخر ہونا ممکن نہیں اور اس کا زور اسطرح کم ہوتا ہے کہ خواہشات

نفسانی اور ہویٰ و ہوس سے دل کو خالی کرے اور اللہ کے ذکر سے اس دل کو معمور کرلے ۔ (احیاء العلوم ج ۳)

اسکی نفسانیت اور انانیت اور شیطانیت کی ابتداء اس وقت سے ہوئی جب اس نے یہ بھرپور کوشش کی کہ آدم و حوا علیہما السلام پر منع کی ہوئی چیز استعمال کرادی جائے ۔

بلکہ اسکے جرائم اور شیطانیت کی ابتداء اسوقت سے پہلے اسی وقت ہوئی جبکہ حق تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں ۔ شئ کے خالق اور اسکے حکم پر نظر رکھنے کے بجائے شئ پر نظر رکھا اور غرور میں مبتلا ہوگیا اسکی انانیت نے مزید گل اسوقت کھلائے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں عرض و معروض کرنیکے بجائے کج بحثی اور ٹیڑھے سوال میں گرفتار اور باعتبار عقیدہ و عمل انتہائی بھیانک معصیت کا شکار ہوگیا ۔

شیطان کا کھانا پینا

مسلم شریف میں بروایت جابرؓ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو شیطان ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ رات گذارنے کا ٹھکانہ ہے اور نہ کھانے کا سہارا ہے ۔

اور جب آدمی گھر میں جاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ رات گذارنے کی جگہ تو مل گئی اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات بسر کرنے کی جگہ بھی پالی اور کھانا بھی تمکو مل گیا ۔

اثرات شیطانی سے حفاظت کا سادہ ذریعہ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ جب کبھی ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوجاتا تھا تو ہم اس وقت تک کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے تھے جب تک حضورؐ شروع نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ ہم آپؐ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے کہ ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی گویا کوئی اس کو دوڑا رہا ہے اور وہ کھانے میں ہاتھ ڈالنے والی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑلیا۔ پھر ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا اور کھانے کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن حضورؐ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑلیا پھر فرمایا جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا تو شیطان اپنے لئے روا سمجھتا ہے چنانچہ شیطان اس لڑکی کو اپنے ساتھ لایا تھا کہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کرلے مگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا۔ پھر اسی طرح شیطان اس دیہاتی کو لایا تاکہ کھانا حاصل کرلے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑلیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان دونوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ کی گرفت میں ہے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر کھانا شروع فرمایا۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کی شرارت کس طرح کی ہوتی ہے۔ اس کی گرفت کیسے کی جاسکتی ہے۔ اس کو کیسے مغلوب کیا جاسکتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانے، پینے اور تمام کاموں میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پڑھنا شیطانی اثرات سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

حضورؐ کے سامنے ایک آدمی نے کھانا شروع کیا۔ بسم اللہ نہیں کہا جب صرف ایک لقمہ باقی رہا اور اسکو منہ تک لیجانے لگا بسم اللہ اولہ وآخرہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرادیے اور فرمایا شیطان برابر اس کے ساتھ کھاتا رہا اور جب اس نے بسم اللہ

پڑھی تو سب کھایا پیا اگل دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے (مسلم)

طبرانی نے ایک حدیث بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور بروایت ابن عباسؓ نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابلیس زمین پر اترا تو رب العزت سے درخواست کی تو نے مجھے زمین پر اتار کر مردود کر دیا میرے لئے رہنے کی جگہ کیا ہے فرمایا حمام تیرے رہنے کا مقام ہے عرض کیا بیٹھک بھی ارشاد ہو۔ حکم ہوا تیری بیٹھک بازار اور چوراستے ہیں عرض کیا میری خوراک بھی مقرر ہو۔ حکم ہوا جس کھانے پر خدا کا نام نہ لیا جائے وہ تیری غذا ہے عرض کیا میرے لئے پانی بھی عنایت ہو ارشاد ہوا نشہ کی چیزیں تیرا پانی ہیں۔ عرض کیا مجھے ایک خبر رساں بھی ملے حکم ہوا مزامیر تیرے موذن ہیں عرض کیا میرے لئے کچھ پڑھنے کی چیز مرحمت ہو حکم ہوا کہ وہ اشعار ہیں۔ عرض کیا لکھنے کے لئے بھی ارشاد ہو۔ حکم ہوا بدن کو گودنا تیری کتابت ہے عرض کیا مجھے حدیث عنایت ہو حکم ہوا جھوٹ تیری حدیث ہے عرض کیا میرے لئے شکار گاہ بھی مقرر ہو حکم ہوا کہ وہ عورتیں ہیں۔ اگر کوئی دریافت کرنا چاہے کہ شیطان کیا چیز ہے وہ جسم لطیف ہے یا نہیں اور اگر جسم ہے تو انسان کے بدن میں کیسے گھستا ہے تو ان باتوں کا ذکر علم معاملہ میں ضروری نہیں بلکہ جو کوئی ایسی باتیں پوچھے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے کپڑوں میں سانپ گھس جائے تو وہ اس بات کی فکر نہ کرے کہ کسی طرح نکل جائے اور اس کے آسیب سے حفاظت ہو جائے بلکہ یوں پوچھنے لگے کہ سانپ کا رنگ کیسا ہے شکل کیسی ہے اسکا طول وعرض کیا ہے تو ایسا سوال محض جہالت ہے پس جب یہ معلوم ہو گیا کہ آدمی کے

دل میں ایسے خواطر گذرتے ہیں جو شر کا باعث ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان خطرات کا کوئی سبب ہوا کرتا ہے اور یہ امر بھی یقینی ہے کہ جو چیز شر کی طرح داعی ہو وہ جانی اور ایمانی دشمن ہے تو ان باتوں سے دشمن کا وجود تو یقیناً معلوم ہوا اب اس باب میں کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ دشمن ضرر نہ پہونچا سکے۔

اور خاص طور پر شیطان کے بڑے بڑے مداخل کی نشاندہی بھی کی گئی کہ وہ آنکھوں اور کانوں اور زبان کے محل پر قابو پاتا ہے اور معصیت میں گرفتار کرتا ہے اور بالخصوص اندرونی طور پر انتہائی خطرناک مداخل تکبر حرص و وہوس حسد غصہ اور شہوت ان راہوں سے انسان کو بھٹکاتا ہے اسلئے صفات ذمیمہ کو نکال کر صفات حمیدہ پیدا کرنا اس سے حفاظت کا اصل علاج ہے۔

شیطانی کام

کفر، شرک، نفاق، ارتداد، بدعات، فسق و فجور، بغض وعداوت، غفلت، نزع و عصیان، دھوکہ، سرکشی، سرگوشی، جنگ وجدل، تبذیر واسراف، فتنہ انگیزی، راہ حق میں رکاوٹ، مایوس کرانا، وسوسے ڈالنا، تمناؤں میں جھلانا، آرزوؤں میں الجھانا، فقر وفاقہ سے ڈرانا، ضلالت کی وادیوں میں بھٹکانا، فحش ومنکرات کا حکم دینا، بس چل جائے تو اپنی پرستش کرانا اور اس جیسے کام اور صفات شیطانی ہیں۔

قرآنی اشارات

شیطان کی شیطنت اور اسکی جعل بازیوں سے بچنے کے لئے بے شمار سورتوں میں نشاندہی کی گئی ہے۔

یوں تو (۱) سورہ ابراہیم۔ (۲)۔ حجر (۳)۔ کہف۔ (۴)۔ طٰہٰ۔ (۵)۔ فرقان

۔(٦)۔ نمل ۔ (۷)۔ قصص (۸)۔ عنکبوت (۹)۔ لقمان (۱۰) ۔ فاطر ۔(۱۱)۔ یسین ۔ (۱۲)۔ فصلت ۔(۱۳)۔ زخرف ۔(۱۴)۔ حشر (۱۵)۔ تکویر ۔(۱٦)۔ انبیاء ۔(۱۷)۔ مومنون اور (۱۸) ۔ملک میں شیطان کی کارستانیاں بتلادی گئی ہیں ۔ اور سورہ نحل ، نور ، ص ، انفال ،شعراء میں بھی اجمالی اعتبارات ذکر کئے گئے ہیں ۔

سورہ آل عمران ، سورہ یوسف میں تین جگہوں پر اور سورہ مجادلہ اور حج میں چار جگہوں پر شیطان کی چالوں سے ہوشیار کیا گیا ہے ۔ اور سورہ بقرہ ،نساء ، انعام ، اعراف میں آٹھ آٹھ مقامات پر شیطان کی سازشیں ،مکاریاں ، اور شرارتیں بے نقاب کی گئیں ہیں ۔ تاکہ سمجھدار انسان شیطانی فریبوں سے بچ سکے ۔ اور اپنے ایمان کی حفاظت کرسکے ۔

شیطان کیا ہے اس کے افعال کیا ہیں ۔ اسکی شرارتیں کس طرح کی ہوتی ہیں ۔ وہ انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کس طرح دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے اسکے بارے میں اگلے صفحات کا مطالعہ فرمائیے ۔

تفصیلی حالات اگر بذریعہ قرآن اس بارے میں کچھ تفصیلات مطلوب ہیں تو حسب ذیل سورتیں پڑھئے ۔

(۱) ۔ سورہ بقرہ ۔۔۔ (۲) ۔ سورہ اعراف ۔۔۔ (۳) ۔ سورہ طہ ۔۔۔ (۴) ۔ سورہ ص ۔۔۔
(۵) سورہ شعراء ۲۲۱ (خصوصاً)

آیات القرآن (۱)

واذ قلنا للملائکۃ اسجدو لادم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر و کان من الکافرین وقلنا یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ و کلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین فازلھما الشیطن عنھا فاخرجھما مما کانا فیہ وقلنا اھبطوا بعضکم

لبعض عدو ولكم فی الارض مستقر و متاع الی حین (پ ١ ع ٢)

(٢)

ولقد خلقنکم ثم صورنکم ثم قلنا للملائکة اسجدوا لادم فسجدو الا ابلیس لم یکن من السجدین قال ما منعک الا تسجد اذامرتک قال انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین قال فاهبط منها فما یکون لک ان تتکبر فیها فاخرج انک من الصغرین قال انظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین قال فبما اغویتنی لاقعدن لهم صراطک المستقیم ثم لاتینهم من بین ایدیهم و من خلفهم وعن ایمانهم وعن شمائلهم ولاتجد اکثرهم شکرین قال اخرج منها مذئوما مدحورا لمن تبعک منهم لاملئن جهنم منکم اجمعین ویادم اسکن انت و زوجک الجنة فکلا من حیث شئتما ولاتقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین فوسوس لهما الشیطن لیبدی لهما ماوری عنهما من سوآتهما وقال مانهکما عن هذه الشجرة الا ان تکونا ملکین اوتکونا من الخالدین وقاسمهما انی لکما لمن النصحین فدلهما بغرور فلما ذاقاالشجرة بدت لهما سوآتهما وطفقا یخصفن علیهما من ورق الجنة ونادهما ربهما الم انهکما عن تلکما الشجرة واقل لکما ان الشیطن لکما عدو مبین قالا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین قال اهبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین قال فیها تحیون وفیها تموتون ومنها تخرجون یبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا ولباس التقوی ذالک خیر ذالک من آیات اللّٰه لعلکم یذکرون یبنی آدم لا یفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنة ینزع عنهما لباسهما لیریهما سوآتهما انه یرکم هو وقبیله من حیث لاترونهم انا جعلنا الشیطین اولیاء للذین لایومنون

(۳)

واذ قلنا للملائکة اسجدو لادم فسجدو الا ابلیس ابی فقلنا یاآدم ان هذا عدو لک ولزوجک فلایخرجنکما من الجنة فتشقی ان لک الا تجوع فیها ولا تعری وانک لا تظمئوا فیها ولا تضحی فوسوس الیه الشیطن قال یادم هل ادلک علی شجرة الخلد و ملک لایبلی فاکلا منها فبدت لهما سوآتهما وطفقا یخصفن علیهما من ورق الجنة وعصی آدم ربه فغوی ثم اجتبٰه ربه فتاب علیه وهدی قال اهبطامنها جمیعا بعضکم لبعض عدو فاما یاتینکم منی هدی فمن اتبع هدای فلا یضل ولا یشقی من اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکاو نحشره یوم القیامة اعمی قال رب لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا قال کذالک اتتک آیاتنا فنسیتها وکذالک الیوم تنسی وکذالک نجزی من اسرف ولم یومن بایات ربه ولعذاب الاخرة اشد وابقی(پ ۱۲ ع ۱۲)

(۴)

هل انبئکم علی من تنزل الشیطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرهم کذبون(پ ۱۹ ع ۱۵)

(۵)

اذ قال ربک للملائکة انی خالق بشرا من طین فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فقعوا له سجدین فسجد الملائکة کلهم اجمعون الا ابلیس استکبر وکان من الکافرین قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العلین قال انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین قال فاخرج منها فانک رجیم وان علیک لعنتی الی یوم الدین قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم

قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین الا عباذک منھم المخلصین قال فالحق والحق اقول لاملئن جھنم منک وممن تبعک منھم اجمعین (پ ۲۳ ع ۱۲)

ایک اہم بات: (ابتداء ہی میں اس بات کو پیش نظر رکھئے)

سورہ نساء میں ہے کہ شیطان کی شرارتوں سے حفاظت صرف فضل الٰہی اور محض رحمت باری ہی کر سکتی ہے۔ اب مذکورہ آیات کا ترجمہ دیکھئے۔

"اور جس وقت ہم نے حکم دیا فرشتوں کو اور جنات کو سجدے میں گر جاؤ آدم کے سامنے۔ سب سجدے میں گر پڑے۔ بجز ابلیس کے۔ اس نے کہنا نہ مانا اور غرور میں آگیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم رہا کرو تم اور تمہاری بیوی بہشت میں۔ پھر کھاؤ دونوں اس میں سے بافراغت، جس جگہ سے چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے ورنہ تم بھی ظلم کرنے والے ہوجاؤ گے پھر لغزش دیدی آدم و حوا کو شیطان نے اس درخت کی وجہ سے سو نکالا اس عیش سے جس میں وہ تھے اور ہم نے کہا نیچے اترو تم میں سے بعض بعض کے دشمن رہینگے اور تم کو زمین پر چند دن ٹھیرنا ہے اور ایک میعاد مقرر تک کام چلانا ہے" (پ۔ ا رکوع۔ ۴)

"ہم نے تم کو پیدا کیا اور ہم نے ہی تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ اللہ نے فرمایا تو جو سجدہ نہیں کرتا تجھکو اس سے کونسا امر مانع ہے جبکہ میں تجھ کو حکم دے چکا۔ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا تو آسمانوں سے اتر۔ تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تکبر کرے بلاشبہ تو ذلیلوں میں شمار ہونے لگا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔ اللہ نے فرمایا کہ تجھ کو مہلت دی گئی وہ کہنے لگا

بہ سبب اس کے کہ آپ نے مجھ کو گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھونگا پھر ان پر حملہ کرونگا۔ ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے داہنی جانب سے بھی اور ان کے بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثروں کو احسان ماننے والا نہ پائیے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل و خوار ہوکر نکل۔ جو شخص ان میں سے تیرا کہنا مانیگا میں ضرور تم سب سے جہنم بھردونگا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ پھر جس جگہ سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں میں سے ہوجاؤ جن سے نامناسب کام ہوجایا کرتا ہے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کا بدن جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھا دونوں کے روبرو بے پردہ کردے۔ اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہوجاؤ۔ اور کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہوجاؤ۔ اور ان دونوں نے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانیئے میں آپ دونوں کا خیر خواہ ہوں سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا۔ پس جب ان دونوں نے درخت چکھا تو دونوں کے پردہ کا بدن بے پردہ ہوگیا۔ اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اور ان کے رب نے ان کو پکار کر کہا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے ممانعت نہ کرچکا تھا اور کیا یہ نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دونوں کہنے لگے اے ہمارے رب ہم نے بڑا نقصان کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کرینگے اور رحم نہیں کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہوجائے گا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا نیچے ایسی حالت میں آؤ کہ تم بعض بعض کے دشمن رہوگے۔ تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور ایک وقت تک نفع حاصل کرنا ہے اور فرمایا کہ تم کو ؟ زندگی بسر کرنا ہے اور مرنا ہے اور اسی میں سے پھر

پیدا ہونا ہے ۔ اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو کہ تمہارے لئے پردہ دار بن کر بدن چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوی کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے ۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں ۔ اے اولاد آدم شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈالدے جیسا اس نے دادا ، دادی کو جنت سے باہر کرادیا ایسی حالت سے کہ ان کا لباس بھی ان سے اتروادیا تاکہ ان کو انکے پردے کا بدن دکھائی دینے لگے ۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو ۔ ہم شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا رفیق ہونے دیتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے ۔"

(پ ۸ ع ۱۰۰۹)

جب کہ ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کے سامنے سجدہ تحیۃ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے کہ اس نے انکار کیا ۔ پھر ہم نے آدم سے کہا کہ اے آدم یاد رکھو یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا اس وجہ سے دشمن ہے کہ تمہارے معاملہ میں یہ مردود ہوا تو کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوادے ۔ پھر تم مصیبت میں پڑجاؤ ۔ یہاں جنت میں تو تمہارے لئے یہ آرام ہے کہ تم نہ بھوکے رہوگے نہ ننگے ہوگے نہ یہاں پیاسے ہوگے نہ دھوپ میں تپوگے ۔ پھر ان کو شیطان نے بہکادیا ۔ کہنے لگا اے آدم کیا میں تم کو ہمیشگی کی خاصیت کا درخت بتلادوں اور ایسی بادشاہی کہ جس میں کبھی ضعف نہ آئے تو اس کے بہکانے سے ان دونوں نے اس درخت سے کھالیا تو انکے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور اپنا بدن ڈھانکنے کے لئے دونوں نے اپنے اوپر جنت کے درختوں کے پتے چپکانے لگے ۔

پھر جب انہوں نے معذرت کی تو ان کو ان کے رب نے مقبول بنالیا سو ان پر توجہ فرمائی اور راہ راست پر ہمیشہ قائم رکھا ۔ اللہ نے فرمایا کہ تم دونوں کے دونوں

جنت سے اترو اور دنیا میں ایسی حالت سے جاؤ کہ دنیا میں ایک کا دشمن ایک ہوگا۔ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت کا ذریعہ یعنی رسول یا کتاب پہونچے تو تم میں جو شخص میری ہدایت کا اتباع کریگا تو وہ نہ دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں شقی ہوگا۔ اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کریگا تو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز ہم اس کو قبر سے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ تعجب سے کہے گا اے میرے رب آپ نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا ارشاد ہوگا کہ ایسا ہی تجھ سے عمل ہوا تھا اور یہ کہ تیرے پاس احکام پہونچے تھے تو پھر تو نے ان کا کچھ خیال نہ کیا۔ اور ایسا ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جائے گا اور اسی طرح ہر اس شخص کو ہم عمل کے مناسب سزا دیں گے جو حد اطاعت سے گذر جائے۔ اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور واقعی آخرت کا عذاب بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے" (پ۱۶ ع ۱۶)

اے پیغمبرؐ! لوگوں سے کہدیجئے کہ کیا میں تم کو بتلاؤں کس پر شیاطین اترا کرتے ہیں۔ سنو! ۔ ایسے شخصوں پر اترا کرتے ہیں جو پہلے سے دروغ گفتار، بڑے بدکردار ہوں اور جو شیاطین کی خبریں سننے کے لئے کان لگا دیتے ہیں اور وہ بکثرت جھوٹ بولتے ہیں۔ (پ۱۹ ع ۱۵)

جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں گارے سے ایک انسان کو بنانے والا ہوں تو جب میں اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی طرف سے جان ڈالونگا تو تم سب اس کے روبرو سجدہ میں گر پڑنا سو جب اللہ نے اس کو بنالیا تو سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ غرور میں آگیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔ اللہ نے فرمایا اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ

کرنے سے تجھ کو کونسی چیز مانع ہو گئی کیا تو غرور میں آگیا یا تو بڑے درجے والوں میں ہے۔ کہنے لگا کہ میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ارشاد ہوا اچھا تو آسمان سے نکل کیونکہ بیشک تو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی قیامت تک۔ کہنے لگا تو پھر مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔ فرمایا جا تجھ کو وقت متعین کی تاریخ تک مہلت دی گئی۔ کہنے لگا جب مجھ کو مہلت مل گئی تو مجھ کو بھی تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کردونگا سوائے آپ کے بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو ہمیشہ سچ ہی کہا کرتا ہوں میں تجھ سے اور جو ان میں تیرا ساتھ دے ان سب سے دوزخ کو بھر دونگا" (پ ۲۳ ع ۱۴)

شیطان کی چیخ و پکار

صاحب روح المعانی علامہ آلوسیؒ نے لکھا ہے کہ جب قرآن مجید کی آیت اتری والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن یغفر الذنوب الا الله ولم یصروا علی مافعلوا وهم یعلمون (ال عمران ۱۳۵)

اور جو لوگ ایسا کام کر گذرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

تو ابلیس اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور ہائے ہلاکت اور ہائے بربادی کی پکار لگانے لگا جس کو سن کر تمام شیاطین کی فوج جمع ہو گئی اور دریافت کیا کیا غم آپ کو پہونچا اس نے کہا اے اولاد آدم علیہ السلام گناہ کچھ نقصانات نہیں کریں گے۔

مغفرت اور توبہ کی آیت نازل ہوگئی اب بندوں کو بہکانے کی ساری محنت بیکار ہوگئی۔

سب نے کہا آپ گھبرائیں نہیں ہم ان کو ایسے برے اعمال میں بتلاء کردیں گے۔جس کو یہ دین اور حق سمجھ کر کریں گے یعنی بدعات میں بتلاء کردیں گے اور اس کے سبب ان کو توبہ کا خیال بھی نہیں آئیگا۔

اس مذکورہ عبارت سے کھلے طور پر یہ بات معلوم ہوگئی کہ ابلیس امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کے لئے غیر دین کو دین سمجھنے کا مزاج بنائے گا اور ربانی علوم میں شیطانی کارستانیاں کرکے بدعات میں لوگوں کو بتلاء کریگا اور گمراہ کریگا۔

اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوگیا کہ توبہ اور استغفار اتنی زبردست چیزیں حق تعالیٰ نے مرحمت فرمائی ہیں کہ شیطان اور اس کی شیطنت کو مغلوب کردیا جاسکتا ہے۔

ایک عجیب روایت

عن ابن عباسؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ذات یوم ابلیس علیہ اللعنة کم احباءک من امتی؟ قال عشر نفر۔ (۱)۔ اولھم الامام الجائر، (۲) والمتکبر(۳) والغنی الذی لایبالی من این یکتسب المال وفی ماذا ینفق (۴). والعالم الذی صدق الامیر علی جورہ۔ (۵)۔ والتاجر الخائن (۶)۔ والمحتکر، (۷)۔ والزانی (۸)۔ واکل الربو، (۹)۔ والبخیل الذی لایبالی من ان یجمع المال۔ (۱۰)۔ وشارب الخمر، ثم قال النبیؐ فکم اعداءک من امتی؟ قال عشرون نفرا (۱)۔ اولھم انت یا محمد۔ فانا ابغضک (۲)۔ والعالم العامل بالعلم (۳)۔ وحامل القرآن اذا عمل بمافیہ (۴)۔ والمؤذن للہ فی خمس صلوٰت (۵)۔ ومحب الفقراء والمساکین۔ والیتمی (۶)۔ وذو قلب رحیم (۷)۔ والمتواضع للحق (۸)۔ وشاب نشاء

فی طاعة اللہ ۔(۹)۔ و اکل الحلال ۔(۱۰)۔ و الشابان المتحابان فی اللہ ۔(۱۱)۔ و الحریص علی الصلوۃ فی الجماعة ۔(۱۲)۔ و الذی یصلی باللیل و الناس نیام ۔(۱۳)۔ و الذی یمسک نفسه عن الحرام ۔(۱۴)۔ و الذی ینصح و لیس فی قلبه شیئی ۔(۱۵)۔ و الذی یکون ابدا علی وضوء ۔(۱۶)۔ و سخی ۔(۱۷)۔ و حسن الخلق ۔(۱۸)۔ و المصدق ربه بما ضمن اللہ له ۔(۱۹)۔ و المحسن الی مستورات الارامل ۔(۲۰)۔ و المستعد للموت۔

ابلیس سے دو سوال

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابلیس ملعون سے کہا میری امت میں سے تیرے دوست اور محبوب کتنے ہیں؟

اسنے کہا دس (۱) ۔ظالم مقتدیٰ۔ (۲) ۔مغرور۔ (۳) ۔حلال و حرام سے بے پرواہ مالدار۔ (۴) ۔ظالم امیر کی تائید کرنے والا عالم۔ (۵) ۔خیانت کرنے والا تاجر۔ (۶) ۔ بلاک مارکٹنگ کرنے والا۔ (۷) ۔زنا کار۔ (۸) ۔سود کھانے والا۔ (۹) ۔ بخیل ۔ (۱۰) ۔شرابی

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کتنے لوگ اور کیسے لوگ تیرے دشمن ہیں۔ اس نے کہا ۲۰ قسم کے لوگ۔

(۱) ۔سب سے پہلے آپ! مجھے آپ سے دشمنی ہے۔ (۲) ۔عالم باعمل۔ (۳) ۔حافظ قرآن و حامل قرآن جب کہ وہ اس پر عمل بھی کرے۔ (۴) ۔اللہ کو راضی کرنے کے لئے پانچوں نمازوں کے لئے اذان دینے والا۔ (۵) ۔فقیروں، مسکینوں اور۔ (۶) ۔ یتیموں کو چاہنے والا۔ (۷) ۔ مہربان دل شخص۔ (۸) ۔حق کے آگے جھک جانے والا۔ (۹) ۔ نوجوان جو اطاعت حق میں پلے بڑھے۔ (۱۰) ۔حلال کھانے والا۔

(۱۱) ۔ وہ دو نوجوان جو اللہ ہی کے لئے محبت رکھیں ۔ (۱۲) ۔ نماز باجماعت پڑھنے کا حریص ۔ (۱۳) ۔ شب بیدار ، تہجد گذار ۔ (۱۴) ۔ جو حرام سے رکے ۔ (۱۵) ۔ ہمیشہ باوضو رہنے والا ۔ (۱۶) ۔ سخی ۔ (۱۷) ۔ اچھے اخلاق والا ۔ (۱۸) ۔ اللہ نے جن باتوں کی ضمانت دی ہے اس کی تصدیق کرنے والا ۔ (۱۹) ۔ اور بیوہ عورتوں پر احسان کرنے والا ۔ (۲۰) ۔ موت کی تیاری کرنے والا ۔

ارشادات اولیاء

حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں انسان کے دل میں دو خطرے پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک تو وہ خیال ہے جو منجانب اللہ وارد ہوتا ہے دوسرا شیطانی وسوسہ ہے ۔ اگر انھیں اس طرح برداشت کیا جائے کہ جو رحمانی خیال ہے اس کی تعمیل کی جائے اور جو شیطان کی طرف سے وسوسے ڈالے جارہے ہیں اس سے باز رہے ایسے شخص پر اللہ رحم کرتا ہے ۔

مقاتل رحمتہ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ شیطان خنزیر کی شکل میں آدمی کے دل سے چمٹ جاتا ہے اور خون کی طرح رگوں میں دوڑتا ہے ۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ انسان کے دل پر شیطان چھاجاتا ہے لیکن جب بندہ رب کو یاد کرتا ہے تو شیطان دور ہٹ جاتا ہے جوں ہی بندہ اللہ کی یاد سے غفلت دکھاتا ہے شیطان جھٹ دوبارہ اس کے دل پر ابر کی طرح چھا جاتا ہے ۔

آخری عمر میں شیطان اکثر آدمی کے ایمان کو زائل کرنے کی کوشش کرتا ہے جب تک خدا کا خصوصی فضل شامل حال نہ ہو بچنا مشکل ہوتا ہے ۔

اس ضمن میں ایک اہم واقعہ جو اکابر کی کتابوں میں منقول ہے اور مذکور ہے ۔

پیش کیا جارہا ہے ۔ جس میں کئی ایک عبرت و نصیحت کے پہلو ہیں ۔ معمولی سمجھ رکھنے والے کے لئے بھی نصیحت کا سامان رکھتی ہیں۔

شیطانی فریب کا ایک عبرت انگیز واقعہ

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا اسی دور کے تین بھائی اور ایک بہن تھی ۔ اتفاقاً ایک مرتبہ سب بھائیوں کو سفر جنگ میں جانا پڑا ۔ اب بہن کو کس کے پاس چھوڑ جائیں ۔ کوئی شخص بھی بھروسہ کے قابل نظر نہ آیا بالآخر بنی اسرائیل کے ایک انتہائی پرہیزگار عابد شخص کے پاس رکھنے کا مشورہ ہوا ۔ اس پر اتفاق بھی ہوگیا پہلے تو اس نے انکار کیا لیکن لوگوں کی مسلسل درخواست پر اپنی نگرانی میں رکھنا منظور کرلیا اور کہا کہ تمہاری بہن کو میرے عبادت خانے کے سامنے کسی گھر میں چھوڑ جاؤ ۔ چنانچہ انہوں نے ایک مکان میں اتارا اور چلے گئے روزانہ یہ عابد اس کے لئے کھانا لے کر اپنے عبادت خانے کے دروازہ پر رکھتا اور آواز دیتا ، کواڑ بند کرلیتا ۔ وہ آتی اور لے کر چلی جاتی ۔ اس طرح چند روز گذر گئے ۔ پھر شیطان نے اس کو نرمی اور خیر خواہی کی ترغیب دی اور لڑکی کے گھر سے نکلنے اور فتنے پیدا ہونے کے اندیشے ستائے ۔ بہتر یہ ہے کہ کھانا لے کر اس کے گھر کے دروازہ پر رکھ آئے ۔ اس طرح عابد کھانا لیکر اس کے گھر جانے لگا ۔ پھر چند دنوں بعد شیطان نے عابد کو ترغیب دی کہ اس لڑکی کو تنہائی سے وحشت ہوگی بات کرو اور اسے مانوس رکھو ۔ اس طرح وہ عبادت گذار اس لڑکی کے گھر اس طرح آتا جاتا رہا ۔ پھر کہا کہ دونوں اپنے اپنے گھر کے دروازوں پر بیٹھیں ، باہم مل کر بات کریں اس طرح شیطان نے اسے اتارا اور دروازہ پر لاکر بٹھادیا پھر شیطان نے کہا کہ خود لڑکی کے گھر کے قریب جاکر بیٹھ اس میں بھلائی بھی ہے ، انس بھی ، دلداری بھی ہے ۔ اس طرح ہوتا رہا ۔ پھر شیطان نے اسے

ترغیب دی کہ اس لڑکی کو دروازے تک آنے کی تکلیف سے بچالیا جائے ۔ پھر اسے گھر ہی میں پہونچ کر دل جمعی سے بات چیت کرنے پر ابھارا اور کامیاب ہوگیا ۔ پھر لڑکی کی خوبصورتی ظاہر کراتا رہا ۔ نظروں میں آرائش دیتا رہا ۔ فکری نمائش دیتا رہا ۔ ادھر وہ عابد لڑکی سے قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ شیطان نے گرفت مضبوط کرلی ۔ اور وہ عابد اس لڑکی سے ملوث ہوگیا اور برائی میں پڑگیا ۔ لڑکی کو حمل ٹھیر گیا ۔ وقت بیتا اس نے ایک لڑکا جنا ۔ اب رسوائی کے آثار سے گھبرانے لگا ۔ شیطان نے کہا کہ بچے کو مار ڈالو اور زمین میں گاڑ ڈالو ۔ اور وہ بھی خوف کے مارے نہ کہہ پائیگی ۔ اس طرح اس شخص نے بچے کو مار ڈالا ۔ اور زمین میں گاڑ دیا ۔ پھر شیطان نے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے یہ لڑکی اپنے بھائیوں سے کچھ نہ کہہ پائیگی ۔ بہتر یہی ہے کہ اس کو بھی مار ڈالو ۔ بیمار ہو کر مرجانے کا بہانہ بنانا ۔ ورنہ ذلیل و رسوا ہوجاؤ گے ۔ اس شخص کی عقل بھٹکتی رہی اور بات کھٹکتی چلی گئی ۔ لڑکی کو بھی مار ڈالا ، دفن کردیا پھر اپنے عبادت خانہ میں جاکر پہلے کی طرح عبادت کرنے لگا ۔

ایک مدت کے بعد لڑکی کے بھائی آئے ۔ بہن کا حال معلوم کیا ۔ اس نے رو رو کر اس کے مرجانے کی خبر دی وہ قبر پر آئے دعائے خیر کی اور روتے اور چلے آئے ۔

جب رات ہوئی اور بھائیوں نے اپنے بستروں پر آرام کیا تو شیطان ان کو خواب میں ایک مسافر کی صورت میں آیا اور بڑے بھائی سے پوچھا کہ بہن کا کیا حال ہے اسنے عابد کا حال اس کے پاس اپنی بہن کو رکھنے کی اطلاع پھر مرنے کی خبر اور افسوس اور مقام قبر وغیرہ بتلایا تو شیطان نے کہا کہ سب جھوٹ ہے ۔ بہن کا معاملہ ایسا نہیں ہے ۔ بلکہ ایسا ایسا ہوا ہے ۔ اور اس نے ایسا ایسا کیا اور یہ غلطی کی ہے ۔

جس سے لڑکی حاملہ ہوئی اسنے بچہ جنا ذلت و رسوائی کے خوف سے بچے کو قتل کرڈالا۔ اور دفن کردیا۔ پھراس ڈر سے کہ کہیں پھر بھی ذلت و رسوائی کا منھ نہ دیکھنا پڑے تمہاری اس بہن کو بھی قتل کردیا۔ اور دفن کردیا۔ چلو دیکھو۔ یہ خواب دیکھ کر بڑے بھائی نے سوچا کہ خواب وہ ایک خیال ہی تو ہے پھراسی طرح کا خواب دوسرے بھائی نے دیکھا اسنے بھی اسی طرح بے اعتنائی برتی۔ پھراسی طرح تیسرے بھائی نے بھی خواب دیکھا اسنے ٹھان لی کہ میں کسی بھی صورت تحقیق کرونگا۔

قبر کھولی گئی کیا دیکھتے ہیں کہ بہن اور لڑکے کی مقتول اور مذبوح نعشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان لوگوں کو جب اس بات کی پوری طرح توثیق ہوگئی تو عابد کو اس کے عبادت خانے سے کھینچ نکالا اور سولی پر چڑھانے کا فیصلہ کردیا گیا۔ جب اس شخص کو دار پر لٹکانے کا وقت آگیا شیطان اس کے قریب آکر کہا کہ تم نے مجھے پہچانا۔ میں وہی ہوں جس نے تمہیں ورغلایا، بہکایا، پھسلایا، اور یہاں تک کہ اس فعل اور اس کا انجام تمہارے سامنے ہے۔ میں نے تم کو عورت کے فتنے میں ڈال دیا۔ اب تم ایک بڑی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہو۔ اس مصیبت سے چھٹکارا دلاسکتا ہوں اگر تم میرا کہا مانو وہ تیار ہوگیا شیطان نے کہا مجھے سجدہ کرو۔ میں تمہیں نجات دلادونگا۔ عابد نے سجدہ کرلیا اور خدا سے کافر ہوگیا۔ جب وہ کفروشرک میں مبتلاء ہوگیا تو شیطان نے اس کو اپنے ساتھیوں کے قبضہ میں دے کر چلتا بنا۔ ان لوگوں نے اسے دار پر چڑھا دیا۔ اسی موقع پر نازل شدہ آیت متعلق ہے کمثل الشیاطن اذقال للانسان اکفر ۔ الخ شیطان کی مثال ایسی ہے کہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر جب وہ کافر ہوجاتا ہے تو کہتا ہے میں تجھ سے الگ ہوں۔

شیطانی فریب مختلف رنگوں میں

شیطان بہت ہوشیار ہے ۔ سب کو ایک طرح نہیں بہکاتا ۔ جس میں جو کمزوری پاتا ہے اس کو اسی اعتبار سے گمراہ کرتا ہے ۔

ایک ذاکر پر کسی قسم کے احوال و کیفیات وارد نہیں ہوتے تھے ۔ اس سے باخبر ہوکر ایک دن شیطان نے اسے بہکایا کہ کیا اندھیری کوٹھری میں ٹکریں مارتے ہو ، اللہ کی طرف سے نہ کچھ سلام نہ پیام ۔ نہ کیفیات نہ واردات ۔ یہ بھولے بھالے ۔ بے چارے شیطان کے دام میں آکر تہجد ، ذکر وغیرہ عبادات سب چھوڑ چھاڑ بیٹھ گئے کہ واقعی اتنے دن کام کرتے گذر گئے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں ۔

اللہ کی طرف سے حضرت خضر علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کو سمجھاؤ کہ وہ عبادت چھوڑ کر کیوں بیٹھ گیا ہے ۔ حضرت خضرؑ خواب میں آئے اور پوچھا تو آج کیوں سو رہا ہے ۔ اسنے کہا کہ میری محنت کا کوئی ثمرہ نہیں مل رہا ہے اس لیئے میں نے سب چھوڑ دیا ۔ حضرت خضرؑ نے کہا کہ یہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ ۔ یہ اللہ اللہ کرنا ہی ہمارا جواب ہے ۔ اگر ہم کو پسند نہ ہوتا ذکر کی توفیق ہی نہ دیتے ۔

شیطان جاہلوں کو جاہلوں کے روپ میں ، اہل علم کو اہل علم کے روپ میں اور اہل تصوف کو ان کے روپ میں ۔ غرض مختلف رنگوں سے بہکاتا ہے ۔ صرف وہ شخص محفوظ رہتا ہے جس پر اللہ کا خصوصی فضل شامل حال ہو ۔ اور خصوصیت سے ان صفات کا حامل ہو جن صفات کی تحصیل کے لئے قرآنی آیات ، احادیث و روایات اور معتبر حکایات اشارات دے رہی ہیں ۔

واقعہ ایک عظیم صاحب علم امام فخرالدین رازیؒ کا

حضرت امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ ایک بہت بڑے مفسر ہیں ۔ یہ حضرت نجم الدین کبریٰ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس مرید ہونے کے لئے حاضر ہوئے تو فرمایا اچھا مرید ہوجاؤ۔ حضرت نے جب ان کو مرید کرنا شروع کیا تو کیا دیکھتے ہیں ان کے کانوں میں سے کوئی چیز بھر بھر آواز کے ساتھ دھویں جیسی نکل رہی ہے ۔ وہ علم منطق کے بھی عالم تھے ۔ انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کیا چیز نکل رہی ہے ۔ فرمایا علم منطق اور اس جیسا علم نکل رہا ہے تاکہ علم لدّنی حاصل ہو انہوں نے کہا برسوں کے بعد یہ علم حاصل کیا معلوم نہیں پھر آتا یا نہیں اور کہا کہ میں مرید نہیں ہوتا ۔ اس لئے مجھے معاف کیجئے ۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ آجائیگا ۔ کہنے لگے حضرت کیا معلوم آئے گا بھی یا نہیں چنانچہ رک گئے اور واپس ہوگئے اور سوچتے رہے کہ ساری چیزوں کا مقصد یہ ہے کہ ایمان کی حالت پر موت آئے اور جب آخری وقت آئے گا تو شیطان مختلف دلائل دیکر ایمان سے ہٹانے کی کوشش کریگا ۔ اس وقت جواب کیسے دونگا ۔ توحید پر دلائل جمع فرماتے رہے اور سینکڑوں دلیلیں رکھ لیں کہ اللہ ہی معبود واحد ہیں ۔ جب ان کا آخری وقت قریب آیا شیطان اپنے فریبی دلائل کے ساتھ پوری قوت کے ساتھ آیا اور توحید سے ہٹانے لگا تو آپ نے کہا تو کیا ہٹائیگا میرے پاس دلیلیں ہیں ۔ وہ بات کاٹتا رہا آپ دلائل دیتے رہے ۔ آخر کار اس نے ایسی بات کہی جس سے ان کی ساری دلیلیں تو ختم ہوگئیں اب شیطان امام فخرالدین رازی سے ایمان چھیننے کے درپے تھا وہ ڈر گئے کہ کہیں خاتمہ خراب نہ ہوجائے ۔ اسکی خبر کشف سے حضرت نجم الدینؒ کبری کو ہوئی آپ نے فرمایا وہ مرید نہ ہوا تو کیا ہوا پاس تو آیا تھا ۔ اس وقت آپ وضو فرمارہے تھے ۔ لوٹا اٹھاکر دیوار پر مارا اور فرمائے دو دلیل قل ھو اللہ احد اللہ ایک ہے ۔ امام رازی کی زبان سے بھی اس وقت یہی جملہ نکلا اس

طرح خاتمہ ایمان اور توحید پر ہوا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھے اچھے لوگوں کو بھی شیطان آخری مرحلہ میں بہکانے کی کوشش کرتا ہے اس لئے کوشش کیجئے کہ اللہ والوں سے ملتے رہیں ۔ اور دعا کیجئے کہ اللہ تعالی ہم سب کا خاتمہ ایمان کی حالت پر فرمائے ۔ آمین ۔ (وعظ محدث دکنؒ)

عارفین حق کا کہنا ہے

سلسلہ کی تعلیمات کے اعتبار سے حسب ذیل چند باتیں انتہائی غور و تدبر سے سمجھ لیجئے ۔ درجہ شریعت میں اللہ کے اسم ہادی کا مظہر کامل رسول ہوتا ہے ۔ اور اللہ کے اسم مضل کا جو مظہر ہوتا ہے اسے شیطان کہتے ہیں ۔ رسول کا تعلق علم حق سے ہے اور شیطان کا تعلق علم باطل ظلمانی سے ہے ۔ علم حق سبب ہدایت ہے علم باطل سبب ضلالت و گمراہی ہے ۔ اس مرحلہ میں شیطان کلمہ طیبہ کا انکار کراتا ہے اور انسان کو ایمان سے باہر کردینے کی کوشش کرتا ہے علم حق میں شک پیدا کرکے مسلمان کو منافق بناتا ہے بعد تصدیق پھر انکار کی شکلیں پیدا کرکے ارتداد کے راستے پر لے جاتا ہے ۔ غیر اللہ کو معبود بتلاکر اسکا یقین دلاکر مشرک فی الاعتقاد بنادیتا ہے اور غیر اللہ کی عبادت کرواکر مشرک فی العمل بنادیتا ہے ۔ اور حق تعالی کی ذات وصفات کا انکار کرکے الحاد کے راستے پر لے جاتا ہے اور گمراہیوں کی وادیوں میں بھٹکادیتا ہے یہاں تک کہ وہ جہنمی ہوجاتا ہے ۔ درجہ طریقت میں اہل طریقت کو شیطان جو گمراہ کرتا ہے وہ اس طور پر کہ مخلوق کو فاعل حقیقی جاننے ماننے کی ترغیب دیتا ہے اور مخلوق میں خلق فعل کو ثابت کرتا ہے نتیجتہً آدمی مخلوق سے استعانت شروع کردیتا ہے ۔ اور استعانت کے جو طریقے حق تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں اور بیان فرمائے ہیں ان کے بالکل برعکس چلتا ہے ۔ مخلوق سے کسب فعل کی نفی کرنا اس مرتبہ کا الحاد ہے ۔ اس

مرتبہ میں شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ صاحب طریقت کو مقام قلب کی گمراہیوں میں بھٹکا کر اسے مقام شہادت اور ملکوتی انعامات سے محروم کردیا جائے ۔

جب سالک مقام قلب سے ترقی کر کے روح کی طرف توجہ دیتا ہے تو اس مقام پر بھی سابقہ دونوں مراتب کی طرح یہاں بھی ہدایت و ضلالت کی دو راہیں ملتی ہیں ۔ اس مرتبہ میں ایک سالک کو بھٹکانے اور درجات سے محروم کرانے کی جو کوشش ہوتی ہے وہ اس طرح ہوتی ہے کہ صفات وجودیہ کمالیہ کو ذات مخلوق میں ثابت کرنے کی اور ان میں اصالتہً منسوب کرانے کی سعی کرتا ہے ۔ صفات عدمیہ، ناقصہ کو حق سے منسوب کرانے کی کوشش کرتا ہے ۔ اس طرح راہ حقیقت کے توحیدی مرتبہ سے دور کرتا ہے اور سالک شرک اخفیٰ میں مبتلا ہوتا ہے تو توحید صفاتی مستحکم نہیں ہوتی اور تجلیہ روح والی ترقیات رک جاتی ہیں ۔ اس کے بعد کے مرتبہ میں شیطان شرک خفی الاخفیٰ میں مبتلا کرنے کی سعی کرتا ہے اور وجود حق کے بارے میں صحیح شعور باقی نہیں رہتا ۔ جسکی وجہ سے اعلیٰ مراتب ولایت سے محرومی رہتی ہے ۔

چونکہ شیطان اور اس کے گمراہ کرنے کے مختلف طریقوں اور اس سے بچنے کی بہت سی تدبیروں کا بیان ہے اس لئے مزید اعتبارات علمیہ یہاں پیش نہیں کئے جارہے ہیں ۔

شیطان سے جنگ کب تک؟

ایک جہاد کافروں سے ہوتا ہے وہ ظاہری ہوتا ہے ۔ بذریعہ اسلحہ ہوتا ہے اس میں بھی اللہ کی مدد ہوتی ہے تو غازی بنتا ہے ۔ شہید بھی ہوجائے تو کامیاب ہے اور آخری منزل جنت ہے اور اگر شیطان کے ساتھ جہاد کرلے یعنی آخر دم تک شیطان کی

مخالفت میں لگا رہے تو اسکی جزا میں جنت بھی ملیگی اور حسب مراتب حق تعالیٰ کا دیدار بھی نصیب ہوگا۔

شیطان کی خوشی اور ناگواری

انسان میں تین قوتیں ہیں۔ ایک قوتِ ملکوتی ہے۔ دوسری قوت بہیمی ہے۔ تیسری قوت سبعی ہے۔ جب انسان برا کام کرتا ہے ملکوتی قوت کمزور پڑجاتی ہے۔ شیطان کو اس سے خوشی ہوتی ہے۔ اور وہ جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو جانور پن اور درندہ پن مغلوب اور ملکوتی صفت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس وقت شیطان کو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔

علم صحیح کے داخلہ میں مزاحمت

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اسکا شیطان پیدا کیا جاتا ہے (غالب گمان یہ ہے کہ وہی ہمزاد ہے) جو آخری وقت تک بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے یہ انفسی شیطان آفاقی شیطانوں کے علاوہ ہے یہ دل کے پاس رہنے کی کوشش کرتا ہے اور لطیفہ قلب میں علم صحیح کے داخلہ میں مزاحمت پیدا کرتا ہے پہلے تو علم صحیح کو داخل ہونے نہیں دیتا اور جب زور نہیں چلتا تو لطیفہ قلب میں داخل ہونے والے علم صحیح میں باطل کی آمیزش اور آویزش کے ذریعہ بدعات میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جب تک گناہ کی خواہش پیدا نہیں ہوتی بندے کے باطن میں شیطان کو مجال نہیں ہوتی اور اگر ذرا بھی آثار خواہش پیدا ہونے لگتے ہیں تو شیطان اسے اچک لیتا ہے کام کی آرائش قلب میں ڈالتا ہے اور انسان وسوسۂ شیطانی میں گرفتار ہوجاتا ہے

اسلئے وساوس نفسانی اور خطرات شیطانی سے بچنے کی جو ممکنہ تدابیر ہیں سب کرلینی چاہئے

قرآن میں ایک جگہ مذکور ہے

"جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ زور نہیں مگر جو تیری راہ چلے بہکے ہوؤں میں سے ہیں۔ (پ ۱۴)

اہل باطل کے کام ظاہرا کیوں بنتے نظر آتے ہیں

شیاطین اور کفار کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کفر کی ترویج ہو اور باطل کا غلبہ ہو۔ طاغوتی طاقتیں برسراقتدار آئیں تاکہ دنیا میں کفر و شرک پھیلے اور چونکہ کفر و شرک شیطان کی راہیں ہیں اسلئے یہ کفار و شیاطین ایک دوسرے کے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔

آیت میں بتلایا گیا ہے کہ شیطانی تدابیر کمزور ہوتی ہیں جسکی وجہ سے وہ مومنین کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا پہلے شیطان کافروں کے سامنے لمبی ڈینگیں مارتا رہا اور اس نے کافروں کو مکمل یقین دلایا کہ آج کے دن تم لوگوں کو کوئی مغلوب نہیں کرسکتا اسلئے کہ میں تمہارا مددگار ہوں میں تمام لاؤ لشکر کے ساتھ تمہاری مدد کو آؤں گا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو پہلے تو وہ آگے بڑھا لیکن جب اس نے دیکھا کہ مسلمانوں کی حمایت میں فرشتے آپہونچے ہیں اس نے اپنی تدابیر کو ناکام پا کر الٹے پاؤں بھاگنا شروع کیا اور اپنے دوستوں یعنی کافروں سے کہا کہ میں تم لوگوں سے بری ہوں اسلئے کہ میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جسکی تمکو خبر نہیں میں اللہ سے ڈرتا ہوں کیونکہ وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

کام کا نکتہ

قرآن کے اس بیان میں شیطان کی تدبیر کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اس آیت سے دو شرطیں مفہوم ہوتی ہیں ایک یہ ہے کہ وہ آدمی جس کے مقابلے میں شیطان تدبیر کر رہا ہے مسلمان ہو دوسرے یہ کہ اس کا کام محض اللہ کی رضا کے لئے ہو۔

اگر مذکورہ دونوں شرطوں میں سے کوئی فوت ہوجائے تو پھر ضروری نہیں کہ شیطان کی تدبیر اس کے مقابلے میں کمزور ہو۔

روایت حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم شیطان کو دیکھو تو بغیر کسی خوف وخدشہ کے اسپر حملہ کردو۔ اسکے بعد آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی ان کیدالشیطان کان ضعیفا۔ بلاشبہ شیطان کی تدبیر کمزور ہے (معارف القرآن)

جنات اور شیاطین سے متعلق چند مستند واقعات

ابو وائلؒ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شیطان ایک صحابی سے ملا اور ان سے کشتی کی مسلمان نے اسے پچھاڑ دیا اور اس کے انگوٹھے کو کاٹا تو شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دے تمہیں ایک آیت ایسی سکھادوں ہم میں سے جب کوئی سنتا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا یہ سنا تو ان صحابی نے اسے چھوڑ دیا اس نے وہ آیت بتانے سے انکار کردیا تو پھر ان میں کشتی ہوئی مسلمان نے پھر اسے پچھاڑ دیا اور اسکا انگوٹھا چبایا اور کہا کہ وہ آیت بتادے اس نے انکار کردیا کہ وہ آیت سکھائے تیسری مرتبہ پھر دونوں میں کشتی ہوئی اور مسلمان نے اسے پچھاڑ دیا تو اس نے کہا وہ آیۃ الکرسی ہے۔ تو عبداللہؓ سے پوچھا گیا کہ اے عبدالرحمن یہ کس صحابی

کا تذکرہ ہے؟ انھوں نے کہا ہو نہ ہو سوائے حضرت عمرؓ کے کوئی دوسرا نہیں۔

یہ روایت طبرانی کی ہے اور بھی بعض کتابوں میں اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے ابن مسعودؓ والی روایت میں بتایا گیا ہے کہ شیطان کے دونوں ہاتھ کتے جیسے تھے۔

شیطان کو پکڑا اور مقید کردیا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانے میں شیطان کو پکڑا ہے۔ جب حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے شیطان کو پکڑا ہے؟ فرمایا ہاں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس صدقہ کی کھجوریں جمع ہوئیں تو میں نے اپنے بالاخانے پر رکھدیا اور میں ان میں روزانہ کمی دیکھتا تھا میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے اسکی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ شیطان کا کام ہے اسکی گھات لگا۔ حضرت معاذؓ نے تعمیل حکم میں رات میں گھات لگائی اور بیٹھ گئے۔ جب رات کا کچھ حصہ گذرا ہاتھی کی صورت میں وہ آیا جب وہ دروازے پر پہونچا تو دروازے کی دراڑ سے اپنی صورت بدل کر داخل ہوا اور کھجوروں کے قریب گیا اور اسے نگلنا شروع کیا میں نے اپنے کپڑے مضبوط باندھے اور میں نے اسے گھیر لیا اور میں نے کہا اشھد ان لاالہ الا اللّٰہ و ان محمد عبدہ و رسولہ۔ اے اللہ کے دشمن میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں اور میں کھجوروں کی طرف جھپٹا اور میں نے اسکو پکڑلیا اور میں نے کہا کہ صحابہ اسکے تجھ سے زیادہ مستحق ہیں میں تجھے ضرور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس لے چلوں گا وہ تجھے رسوا کردیں گے اس شیطان نے مجھ سے یہ عہد کرلیا کہ میں اب نہ آوں گا

اور میں صبح ہی صبح حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے دریافت فرمایا کہ تیرا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ میں نہ لوٹوں گا آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا وہ پھر آئے گا اسکی گھات لگا۔ میں نے دوسری رات گھات لگائی سو اس نے اسی جیسا کیا جیسے پہلے۔ اور میں نے بھی اسی جیسا کیا اس نے مجھ سے عہد کیا کہ وہ نہیں آئے گا میں نے اسے چھوڑ دیا پھر میں صبح ہی صبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تاکہ آپ کو اطلاع دوں پس اچانک میں نے پکارنے والے کو سنا کہ وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا کہ معاذ کہاں ہیں؟ تو مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے معاذؓ! تیرا قیدی کیا ہوا؟ میں نے آپکو خبر دی آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھ سے فرمایا کہ وہ پھر آئے گا اسکی گھات لگا میں تیسری رات بھی اسکی گھات میں بیٹھ گیا اس نے اسی جیسی حرکت کی اور میں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا اور میں نے کہا اے اللہ کے دشمن تونے مجھ سے دو مرتبہ معاہدہ کیا ہے اور یہ تیسری مرتبہ کا معاملہ ہے میں تجھے ضرور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس لے چلوں گا حضور صلی اللہ علیہ و سلم تجھے رسوا کریں گے اس نے کہا کہ میں شیطان ہوں بہت بال بچے والا ہوں اور میں تمہارے پاس نصیبین سے آیا ہوں اور اگر اس کے علاوہ مجھے کوئی اور چیز ملتی تو میں تمہارے پاس نہ آتا اور ہم تمہارے اسی شہر میں رہتے تھے۔

یہاں تک کہ تمہارے صاحب مبعوث ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ و سلم پر دو آیتیں اتاری گئیں ہم اس مدینہ سے چلے گئے اور ہم نصیبین میں جاکر ٹھیر گئے اور جب وہ دو آیتیں کسی گھر میں پڑھی جاتی ہے تو اس میں تین دن تک شیطان نہیں آتا ہے اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں وہ دو آیتیں بتادوں۔ میں نے کہا بہت اچھا اس

نے کہا ایک تو آیتہ الکرسی ہے اور دوسری سورۃ البقرہ کا آخری حصہ آمن الرسول سے لے کر آخر تک۔ چنانچہ میں نے اسکو چھوڑ دیا پھر میں صبح ہی صبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تاکہ آپکو اس بات کی اطلاع دوں اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی پکارتا تھا معاذ بن جبلؓ کہاں ہیں ؟ تو جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا تیرا قیدی کیا ہوا میں نے کہا اس نے مجھ سے معاہدہ کیا ہے کہ اب نہ لوٹے گا اور میں نے آنحضرتؐ کو اسکی بتائی ہوئی بات سنائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس خبیث نے سچ کہا ہے اگرچہ وہ بڑا جھوٹا ہے حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد ان دونوں آیتوں کو پڑھ دیا کرتا تھا پھر میں نے اس میں کوئی نقصان نہیں پایا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی متعلق ہے البتہ بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا۔ اے ابوہریرہؓ تم جس سے تین راتوں سے مخاطب ہو رہے ہو جانتے ہو وہ کون ہے میں نے عرض کیا نہیں معلوم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان ہے۔ (حیاۃ الصحابہ)

بھوت اور شیطان کی گرفتاری

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکی ایک چھوٹی سی کوٹھری تھی جس میں کھجوریں رہتی تھیں بھوت آتے تھے اور اس میں سے لے جاتے تھے۔ انھوں نے اسکی شکایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور جب تم بھوت کو دیکھو تو کہو بسم اللہ اجیبی رسول اللہ یعنی اللہ کا نام لے کر کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل۔ حضرت ابو ایوب

انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انھوں نے اسے پکڑلیا اور اس نے قسم کھائی کہ پھر نہیں آئے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک مست جن گذشتہ رات میرے اوپر ٹوٹ پڑا تاکہ میری نماز خراب کر دے اللہ نے مجھے اس پر قدرت دی میں نے اس کو پکڑلیا اور میں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون سے اسے باندھ دوں یہاں تک کہ تم صبح کرو اور تم سب کے سب اسے دیکھو مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی رب اغفرلی وھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی۔ یعنی اے میرے رب میرا قصور معاف کر اور آئندہ کے لئے مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میں نے اسے ذلیل کر کے واپس کردیا

اسی طرح ایک واقعہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ایک شیطان کو پکڑنا اور گلا گھونٹنا ذکر کیا گیا ہے۔

جن اور شیطان روپ بدلتے ہیں

حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت کی پہلی خبر یہ ہے کہ ایک عورت اہل مدینہ سے تھی جس کے تابع جن تھا وہ جن سفید چڑیا کی صورت میں آیا اور اسکی ایک دیوار پر بیٹھ گیا اس عورت نے اس سے کہا ہمارے پاس کیوں نہیں آتا کہ تو ہم سے بات کرے اور ہم تجھ سے بات کریں اور تو ہمیں خبر دے اور ہم تجھے خبر دیں جن نے عورت سے کہا کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوئے ہیں جنھوں نے زنا کو حرام کردیا ہے اور ہم سے سکون لے گیا۔

حضرت علی بن حسینؓ فرماتے ہیں کہ پہلی خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مدینہ میں آئی یہ ہے کہ ایک عورت تھی جس کو فاطمہ کہا جاتا ہے اس کے ایک جن تابع تھا وہ جن ایک روز آیا اور دیوار پر ٹھیر گیا عورت نے کہا نیچے کیوں نہیں آتا اس نے کہا نیچے نہیں آؤں گا ایسے رسول مبعوث ہوئے ہیں جنھوں نے زنا کو حرام کردیا ہے۔

مِسعر نامی شیطان کا قتل

اور مسلمان ہونے والے جن کا نام؟

ابو نعیم نے دلائل میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک کافر جن کے مخبروں میں سے ایک ہاتف نے مکہ کے ابو قبیس پہاڑ پر کہا۔

کعب بن فہر کی رائے کو اللہ فتح کرے کس قدر کمزور عقل والا ہے اس کا دین یہ ہے کہ وہ اپنے دین میں اپنے حفاظت کرنے والے کریم باپ داداؤں پر عیب لگاتا ہے۔ تمہارا بصریٰ کے جنات نے خلاف کیا کیا تم میں کوئی کریم آدمی ایسا نہیں جو شرافتوں اور شریفوں کا رکھنے والا ہو عنقریب تو سواروں کی جماعت کو دیکھے گا جو تیزی سے چل رہی ہیں اور اس قوم کو تمہارے شہر میں قتل کررہی ہیں۔ ایسا مارنے والا ہونا چاہیے جس سے لوگ عبرت پکڑیں۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا صبح ہی صبح مکہ میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ اور مشرکین آپس میں ایک دوسرے کو یہ اشعار سنانے شروع کئے جن کا ترجمہ پیش کیا گیا اور مسلمانوں نے ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے جو لوگوں کو بتوں کے بارے میں بات کرتا ہے اسکو مسعر کہا جاتا ہے اور اللہ اسے

رسوا کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ تین دن ٹھہرے اچانک ایک ہاتف غیبی اسی پہاڑ پر کہا ہم نے مسعر کو قتل کر دیا جب اس نے سر کشی کی تکبر کیا اس نے حق کا مذاق اڑایا اور بری بات کا طریقہ ڈالا۔ میں نے اسپر ایسی تلوار ماری جو کاٹ دینے والی اور ٹکڑے ٹکڑے کردینے والی تھی۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا یہ جنات میں سے ایک بڑا جن ہے اسکو سمج کہا جاتا تھا میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا ہے یہ مجھ پر ایمان لے آیا ہے اس نے مجھے بتایا تھا کہ میں مسعر کی تلاش میں بہت دنوں سے ہوں تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ اسکو بھلی جزا دے

شیطان کا دھوکہ اور یاد الٰہی کا مرتبہ

شیطان ذکر الٰہی چھڑادینے کے لئے وسوسے ڈالتا ہے۔ ایک ذاکر کو شیطان نے بہکایا کہ تم اتنا ذکر کررہے ہو اس سے کوئی فائدہ تمہیں حاصل نہ ہوا کیا فائدہ ہوا۔ اس وسوسے سے متاثر ہوکر اس شخص نے ذکر چھوڑ دیا۔

اللہ نے اس زمانے کے نبی کو حکم دیا کہ اس ذاکر سے کہدو کہ جب بادشاہ کس پر خفا ہوتا ہے تو اس کو اپنے محل میں آنے نہیں دیتا کسی کو اپنے قریب تک آنے دینا اسکی رضامندی کی نشانی ہے۔ ایسا ہی ہمارا ذکر کرنا ہماری رضامندی کی علامت ہے۔ اور ذکر چھوڑدینا ہماری ناراضگی کی علامت ہے۔

ذکر کرنے کے باوجود وسوسے آنے کی مثال

حقیقت میں یہ وسوسے باطن قلب میں نہیں ہوتے بلکہ بیرون قلب رہتے ہیں۔ جیسے آئینے پر مکھی!۔ دیکھنے والے کو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکھی آئینہ کے اندر بیٹھی

ہے حالانکہ وہ باہر رہتی ہے ایسے ہی وسوسے قلب کے باہر رہتے ہیں ۔ بوقت ذکر قلب کے اندر ان کی گنجائش نہیں ۔ بوقت ذکر دل میں جو وسوسے معلوم ہوتے ہیں وہ دراصل وسوسوں کا عکس ہے ۔

جب شیطانی کتا حملہ آور ہو

وسوسوں کو دفع کرنے کے لئے تعوذ اور ذکر الہٰی کے ذریعہ اللہ کی طرف رجوع ہونا چاہیئے اس سے دل میں اللہ کی عظمت پیدا ہوکر وسوسے بند ہوجاتے ہیں ۔ جس طرح کتا جب حملہ آور ہوتا ہے آپ پتھر اٹھائیں یا لکڑی دکھلائیں تو وہ اور زیادہ بھونکتا اور حملہ کرتا ہے اگر اس وقت کتے کے مالک کے پیچھے ہوجائیں تو پھر وہ کچھ نہیں کرتا اسی طرح وسوسوں کے وقت خدا کے ذکر اور اس کی پناہ میں آجایئے وہ کچھ نہیں کرسکیگا ۔

شیطان شناسی کا فائدہ

آدمی کو شیطان شناس ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ جب سالک اس کے مکر اور حیلوں سے واقف ہوجاتا ہے تو پھر وہ کچھ نہیں کرسکتا جیسا کہ چور جس وقت جان لیتا ہے مالک مکان اپنی پوری قوتوں کے ساتھ جاگ رہا ہے چور بھاگ جاتا ہے اسی طرح جب سالک میں موقع شناسی اور شیطان شناسی آجاتی ہے اور ذکر و تعوذ اور دعا اور اسی جیسے ہتھیار جب اس کے ہاتھ آجاتے ہیں تو شیطان بھاگ جاتا ہے ۔

ایک ولی کو بہکانے کی کوشش

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شیطان انسانی صورت میں گودڑی پہنے ، تسبیح گلے میں ڈالکر ہاتھ باندھے آکر عرض کیا حضرت میں آپ کی خدمت میں

رہنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کی برکات حاصل کر سکوں۔

ایک عرصہ تک رہا۔ ہمیشہ حاضر رہتا۔ خدمت بھی کرتا لیکن آپ کو بہکانے کا کوئی موقع نہیں پاتا تو مایوس ہو کر واپس جانے لگا۔ دریافت کیا کہ کیا آپ نے مجھے پہچان لیا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ شیطان نے کہا میں آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا دور ہو ملعون تو چاہتا ہے کہ اس طرح کی بات کر کے عجب وخود پسندی میں مبتلاء کر کے میرے دین کو خراب کرے۔

بہت مشہور واقعہ

ایک مرتبہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان تک نور ہی نور ہے اس میں تخت ہے۔ وہاں سے آواز آتی ہے کہ عبد القادر! تم نے بہت ریاضت کی بے حد مجاہدے کئے اسکے صلے میں اب تم کو احکام شرعیہ کی پابندی سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے اب نمازوں وغیرہ احکام کی تعمیل کی ضرورت نہیں۔ آپ نے شیطان کے اس دھوکہ سے واقف ہو کر فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم چل مردود دور ہو تو شیطان ہے۔ جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف نہ ہو سکی وہ مجھے کس طرح معاف ہو سکتی ہے۔ اس لاحول کے ساتھ ہی شیطان کا طلسم ٹوٹ گیا عرش بھی غائب اور نور بھی ندارد۔ پھر اس مردود نے جاتے ہوئے کہا عبد القادر تم نے اپنی علمی قابلیت سے کام لیا اور بچ گئے ورنہ میں نے اس مقام پر ہزار ہا اولیاء اللہ کو گمراہ کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ملعون کیا پھر دھوکہ دیتا ہے ارے ظالم! میں اپنے علم سے نہیں بلکہ اللہ نے اپنے خصوصی فضل سے بچالیا۔

شیطان کے حملے اور خاص خاص مورچے

انسان کا دل اپنی مملکت کی کرسی پر ایک مضبوط قلعے میں ہے۔ کفر والحاد کا بادشاہ شیطان اپنے لاؤ لشکر لیکر حملے کی تیاریاں کرتا ہے۔ وہ کیا دیکھتا ہے کہ دل کے

مدد گار و وزیر و مشیر پوری دیانتداری سے احکام کی تعمیل کرر ہے ہیں۔ اب شیطان یہ دیکھتا ہے کہ جب تک قلب کے امیر، وزیر، مشیر، اور لشکر کے سرداروں کو دھوکہ نہیں دیا جائے گا اس کا مقابلہ ممکن نہیں۔

اب جاسوسی کرتے ہیں کہ مقرب بار گاہ قلبی کون کون ہیں۔ جواب ملتا ہے کہ نفس ہے ۔ یہ دیکھ کر اپنے مدد گاروں کو حکم دیتا ہے کہ نفس کو خواہشات میں الجھادو، امیدیں دلاؤ، صورتوں کو منقش بناؤ۔ پھر اس کے سامنے شہوت کے کانٹے اور خواہشات کی رسیاں پھینکو۔ جب وہ کانٹے پکڑ لے تو رسی اور ڈور کو کھینچو اور جکڑ لو۔ جب نفس فریب میں آجائے تو پھر آنکھیں، کان، زبان، منہ، ہاتھ پاؤں کے مورچوں پر قبضہ جمانے کی کوشش کرو۔ دیکھو ان مورچوں کو خالی نہ چھوڑنا، نہ مخالف کے فوجی دستے کو وہاں پہونچنے دینا۔ قلب اگر پھر اپنے مورچوں اور لشکریوں کے ذریعہ تمہیں دھکیل دے تو پھر ان فوجی دستوں کو توڑ دو ان کی ہمتیں پست کردو اور مورچوں پر قبضہ جمالو۔

آنکھوں کے مورچہ پر قبضہ جمالو۔ دیکھو غور وفکر کا موقعہ نہ دو۔ لہولعب میں لگادو ۔تفریح میں غرق کردو، نمائشوں اور خوبصورت مظاہر میں الجھادو۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر پرستی کا شکار اور غفلت میں گرفتار ہوجائے۔

شیطان کہتا ہے کہ میں نے اولادِ آدم کو نگاہ سے تباہ کیا ہے۔ نگاہ کے ذریعہ قلب میں شہوت کے بیج ڈالتا ہوں۔ پھر اس کو آرزؤں کا پانی دیتا ہوں اور طرح طرح کے وعدے کرتا ہوں۔ اس طرح جب وہ شخص ارادہ کے پاس آجاتا ہے تو شہوت کی لگام لگاکر قابو میں لے کر اسے بے قابو کردیتا ہوں اور عصمت کے تخت سے نیچے گرادیتا ہوں۔ پھر کہتا ہوں۔ اے میرے متبعین اور اے میرے مدد گارو! پھر تم کان

کا مورچہ سنبھال لو اور دیکھو یہ قرآن و حدیث کی باتیں کبھی سننے نہ پائیں۔ پینترے بدل بدل کر اس کی فکر و فہم اور نصیحت کے راستے میں رکاوٹ ڈالدو۔

پھر زبان کے مورچے کو سنبھال لو! اس پر قبضہ جمالو بے فائدہ اور ضرورت سے زیادہ باتوں میں اسے پھنسادو۔ بیہودہ گفتگو اور بحثوں میں الجھادو۔ پر تکلف باتوں، مسخرہ پن، گانوں، خلاف شرع اشعار میں لگادو۔ اور دیکھو اسے توبہ و استغفار نہ کرنے دو۔ ذکر الٰہی نہ کرنے دو۔ تلاوت نہ کرنے دو۔ موعظت و نصیحت نہ کرنے دو۔ جھوٹ، غیبت، چغلخوری، بدزبانی میں بستلاء کردو۔ میں نے بے شمار انسانوں کو اسی طرح دوزخ میں جھونک دیا ہے بہت سوں کو اس زبان کے ذریعہ ہی قتل کے گھاٹ اتار دیا ہے بہت سے لوگوں کو قیدی بنادیا ہے۔ بے شمار لوگوں کو زخمی اور نیم جان بلکہ بے جان کردیا ہے۔ اس طرح کے بے شمار کام اس سے انجام پاتے ہیں۔

اس کے بعد ہاتھ پاؤں کے مورچے سنبھال لو! دیکھو مذکورہ تمام مورچوں میں سب سے بڑا مددگار نفس امارہ ہے۔ اسکی پشت پناہی کرو اس کا ساتھ لیکر نفس مطمئنہ سے جنگ کرو۔ جب اس کو مغلوب کروگے تو تو نفس امارہ قوی ہوجائیگا۔ اور اسکے تمام مددگار تمہاری اتباع کرینگے۔ اس وقت تم قلب اور دل کے قلعہ میں جا گھسو اسے گرفتار کرلو۔ تخت سلطنت سے اسے معزول کرکے نفس امارہ کو اس کی جگہ بٹھادو۔ وہ وہی حکم دیگا جسکو تمہارا جی چاہے۔ وہ تمہارے خلاف کوئی اقدام نہ کرے گا۔ تمہارے اشاروں پر چلے گا۔ اگر مزید خطرات کے اندیشے ہوں تو قلب اور نفس کے درمیان عقد نکاح باندھ دو۔ نفس کو دلہن کے روپ میں پیش کرو۔

جنگ جاری رکھنے کے لئے دو فوجیں رکھو۔ ایک غفلت کا لشکر دوسرے خواہشات کا لشکر۔ یہ دو چیزیں اولاد آدم کو زیر کرنے کے لئے زبردست ہتھیار ہیں۔

شیطان اپنے لشکریوں سے کہتا ہے جب تم قلب کو غفلت میں ڈالدوگے اس پر اوراس کے مدد گاروں پر تمہاری حکومت قائم ہوجائیگی۔

اور جب نفسانی خواہشات میں بتلاء کردوگے تو غفلت یقینی ہے۔ غفلت و شہوت اور غضب یہ بہترین ہتھیار ہیں جن سے ایک انسان عموماً اور مسلمان کو خصوصاً مغلوب و مقہور کردیا جاسکتا ہے۔ دنیا میں شیطان کا انسانوں کو بھٹکانے، بہکانے، راہ حق سے ہٹانے اور دوزخیوں سے اپنی بات سنانے کا تذکرہ قرآن اس طرح کرتا ہے۔

وقال الشیطان لما قضی الامر ان اللہ وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاختلفتم۔ وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا انفسکم۔ وما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخی۔ انی کفرت بما اشرکتمون من قبل ان الظالمین لھم عذاب الیم (سورہ ابراہیم)

شیطان کا آخری خطاب اور انجام

جب شیطان اور اس کے متبعین دوزخ میں ڈالے جائینگے اس وقت بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آگ کا منبر رکھا جائیگا۔ شیطان کو آگ کا لباس پہنا کر اس کے سر پر آگ کا تاج رکھا جائے گا اس کے پاؤں میں آگ کی بیڑی پہنائی جائیگی اور ابلیس سے کہا جائیگا اس پر تو خطاب کر۔ وہ چڑھیگا اور کہے گا۔ اے اہل کفار و منافقین اے ملحدین و مشرکین! تم سے خدا نے وعدہ کیا تھا کہ تم مروگے۔ حشر کے دن جمع کئے جاؤگے تم سے حساب لیا جائے گا۔ اس کے بعد دو گروہ کردئے جائیں گے۔ ایک جنت میں ہوگا دوسرا جہنم میں ڈالا جائیگا۔ اے گناہ گارو تم گمان کرتے تھے کہ دنیا سے جدا نہ ہوگے اور ہمیشہ دنیا میں رہوگے اور مجھ کو تم لوگوں پر کچھ غلبہ نہ تھا میں وسوسے

ڈالتا تھا تم نے حق سے منھ پھیر کر میری پیروی کی اسمیں تمہارا ہی قصور ہے مجھے ملامت مت کرو اپنے نفس کو ملامت کرو تم نے خدا کی بندگی کیوں نہیں کی جب کہ تمہیں حکم ملا تھا کہ اللہ ہی خالق و حاکم ہے آج میں اعلان کرتا ہوں کہ میں تمہیں عذاب سے بچانے پر قادر نہیں ہوں۔ اور نہ تم مجھے عذاب سے بچانے پر قادر ہو۔ میں بارگاہ الٰہی سے ملعون ہو کر نکلا تھا تم نے پیغمبروں کی سننے اور ماننے کے بجائے میری پیروی کیوں کی اس بات کو سنکر سب اس پر لعنت کرینگے اس کے بعد دوزخ کے فرشتے شیطان اور اس کی ذریت اور اس کی پیروی کرنے والوں کو جہنم میں ڈالدینگے جس مین انہیں ہمیشہ رہنا ہو گا۔

شیطان سے بچنے کی تدبیریں

(۱) ۔ ایک جگہ مذکور ہے کہ تم بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو ایسا کہنے سے شیطان دب کر چیونٹی کی طرح ہوجاتا ہے۔

(۲) ۔ تعوذ یعنی اعوذباللہ من الشیطن الرجیم پڑھنے سے شیطان کے شر سے حفاظت ہوجاتی ہے۔

(۳) ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی بندہ ایک مرتبہ اللہ سے پناہ مانگ لے تو خدا اسے تمام دن اپنی پناہ میں رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم استعاذہ کے ساتھ گناہوں کے دروازے بند کرو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ اللہ کی بندگی کے دروازے کھولو۔

(۴) ۔ اہل معرفت نے کہا ہے کہ استعاذہ شعاع نور ہے جو شیطان کی طاقت کو فنا کردیگی۔ کہتے ہیں کہ ہر مومن کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان روزانہ ۳۶۰ لشکر بھیجتا ہے۔ مگر جب وہ بندہ تعوذ پڑھتا ہے اور خدا کی پناہ میں آجاتا ہے تو حق تعالیٰ بھی ہر نظر

میں شیطان کے ایک لشکر کو ہلاک کر دیتا ہے ۔

(۵) ۔ شیطان سے جنگ کرنے میں بہترین ہتھیار کلمہ توحید ہے ۔

(۶) ۔ استعاذہ کے معنیٰ اللہ کی پناہ طلب کرنے اور اس کی حفاظت میں آنے کے ہیں ۔ جب کوئی شخص اعوذ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اس شخص نے میری کمر توڑ دی ۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص دن میں تعوذ دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں جو شیطان کو اس سے دفع کرتا رہتا ہے ۔

بس فاسد خیالات اور وساوس کو نکالدیجئے ۔ تقویٰ کا پہرہ بٹھادیجئے اور حق تعالیٰ کے ذکر کو دل میں بسا لیجئے ۔ شیطان کے شر سے بچاؤ ہوجائیگا ۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و مدد فرماوینگے ۔

سورہ نحل میں ہے فاذا قراءت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم یعنی جب تم قرآن شریف پڑھو تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگو ۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں نماز فجر میں سورہ والنجم اور واللیل پڑھی ۔ جب اس مقام پر پہونچے ، جب تم لات ، عزیٰ ، منات کو دیکھو ،، تو آپ کو اونگھ آئی ۔ اس حال میں یہ عبارت شیطان نے قراءت میں ڈال دی کہ "یہ بہت بڑے غرانیق ہیں ۔ ان سے شفاعت کی امید رکھی گئی ہے ۔ غرانیق سے مراد بت تھے جب مشرکین نے آپ کی زبان سے یہ سنا تو خوش ہوئے کیونکہ وہ بتوں کی شفاعت پر اعتقاد رکھتے تھے ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والنجم پڑھ چکے تو آپ نے سجدہ کیا مسلمان اور کافر جو جماعت میں موجود تھے ولید بن مغیرہ کے سوا سب نے سجدہ کیا ۔ یہ شیطانی فتنہ تھا جو اس نے قراءت میں بتوں کے ذکر کے بعد ڈال دیا تھا ۔ جنہیں

سن کر دونوں فریق نے آپ کی پیروی میں سجدہ کیا ۔ ادھر مسلمان متعجب کہ ایمان لائے بغیر کافروں نے سجدہ کیسے کیا؟ ادھر مشرک لوگ متعجب کہ انہوں نے آپ کی زبان سے ایسے جملے سنے ۔ جب یہ بات کچھ مشہور ہو گئی تو آپ کو بڑا رنج ہوا چنانچہ رات کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے ۔ اور کہا میں ان دونوں کلمات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں ۔ میرے رب نے انہیں نازل نہیں کیا ۔ نہ انہیں کہنے کا مجھے حکم دیا ۔ ۔ اس پر آپ ملول تھے کہ خدا نے اسے دور کردیا ۔ شیطانی مکروفریب کو دور فرمادیا اور آیت اتاردی "

میں نے اس سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جب اس نے میرا کلام پڑھنا شروع کیا تو شیطان نے اس میں دخل نہ دیا ہو ۔ پس جو کچھ شیطان ڈالتا ہے خدا اسے دور کردیتا ہے اور وہ اپنی آیات کو مستحکم کرتا ہے اللہ جاننے والے حکمت والے ہیں "۔

(۸) ۔ اسی طرح سورہ اعراف میں ہے وامایَنزَغنک من الشیطن نزغ فاستعذ باللہ انہ سمیع علیم " یعنی اگر شیطان کی طرف سے آپ کو کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں ۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے ۔

(۹) ۔ اور سورہ مومنون میں پناہ مانگنے کا طریقہ اس طرح بتلایا گیا ہے وقل رب اعوذبک من ہمزات الشیاطین و اعوذبک رب ان یحضرون اور یہ بھی کہئیے کہ اے میرے رب میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ اور میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آکر مجھے پریشان کریں ۔

شیطان کی پریشانی

بروایت طلحہ رضی اللہ عنہ ارشاد منقول ہے کہ ۔۔۔ عرفہ کے دن اللہ کی رحمتوں

کا کثرت سے نازل ہونا، بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھتا ہے تو اس دن بھی شیطان بڑا غمگین، رنجیدہ، کمر جھکی ہوئی، زرد رنگ، پریشان حال، پراگندہ، غصہ میں بھرا ہوا، ذلیل و خوار، راندہ و مردود، دھتکارا ہوا، حقیر و ملول روتا چلاتا، خاک سر پر ڈالتا، آہ و بکا کرتا، شور مچاتا ہوا کف افسوس ملتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حج کی وجہ سے حاجی کے گناہوں کو معاف کردیتے ہیں رب کریم کے عطا و بخشش کے دہانے کھل جاتے ہیں اور ان کا دریائے رحمت جوش میں ہوتا ہے۔ (فضائل اعمال)

خلاصہ یہ ہوا کہ حج کرنا بھی شیطانی شرارتوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

شیطان کا رونا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان اتنا کبھی نہیں رویا جتنا ان تین دنوں میں رویا۔ ایک تو وہ دن جب وہ ملعون ہوا اور آسمان کے فرشتوں سے علیحدہ کردیا گیا۔ اور دوسرے اس دن رویا جس دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ تیسرے وہ دن جس دن سورہ فاتحہ مع بسم اللہ اتری۔

انجام شیطان

گمراہ لوگ شیطان اور اس کا پورا لشکر دوزخ میں الٹے لٹکا دیے جائیں گے۔

کیسے لوگوں پر شیطان کا قابو نہیں چلتا

ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذاھم مبصرون یعنی جب کبھی شیطان پرہیزگار لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے اس وقت وہ خدا کو یاد کرتے ہیں اور فوراً ان کو حق اور باطل میں فرق معلوم ہوجاتا ہے۔

(۱۳) ۔ انه لیس لھم سلطان علی الذین آمنوا و علی ربھم یتوکلون اپنے پروردگار پر ایمان و یقین رکھنے والے اور اپنے رب پر توکل رکھنے والے اہل ایمان پر شیطان کا بس نہیں چلتا ۔

۔۔ معلوم ہوا کہ جو اللہ کے بندے رہتے ہیں غیر اللہ کے نہیں ان کی حفاظت کی جاتی ہے ۔

۔۔ اور دوسری اور تیسری آیت سے معلوم ہوا کہ متقی ، مومن اور متوکل یعنی اللہ ہی پر بھروسہ رکھنے والے لوگ شیطانی اثرات سے محفوظ رہتے ہیں ۔

جائے پناہ کون اور کیوں ؟

(۱۴) ۔ جس ذات کو پناہ کے لئے پکارا جائے اس میں دو صفات کا ہونا ضروری ہے ایک یہ کہ پکارنے والے سے محبت ہو دوسرے یہ کہ شیطان کو شکست دینے کی قدرت ہو ۔

اللہ میں مذکورہ دونوں صفات موجود ہیں بلکہ جامع جمیع اوصاف کمال منزہ عن النقص و الزوال ہے ۔ لہذا اسی ذات باکمال کو پکارا جائے تو شیطانی وسوسوں اور شیطنت کے ہتھکنڈوں سے نجات مل جاتی ہے ۔ جس طرح چھوٹا بچہ محلہ کے طاقتور بچے سے مار کھاتے ہوئے "اماں" کی چیخ لگاتا ہے اور ماں کو پکارتا ہے اسی طرح بندہ بھی شیطانی وسوسوں پر اللہ کو پکارے ، پکارنے کا آسان طریقہ خود اللہ نے عطا فرمادیا ہے ۔ وہ ہے تعوذ ۔ اعوذباللہ من الشیطن الرجیم یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے ۔

مانگتے رہئیے پناہیں ہر نفس شیطان سے
رہ سکیں گے اس طرح نزدیک تر رحمن سے
منکر فیضان حق ابلیس ہے مردود ہے
دور رکھئیے اس کو اپنے جسم سے اور جان سے

علاج وساوس

(۱۵) ۔ حضرت حکیم اختر صاحب مدظلہ کی بعض تحریروں میں ہے فرمایا کہ آج کل وسوسہ کی بیماری عام ہے ۔ طرح طرح کے برے خیالات ہمارے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں ۔ شیطان کا ہر طرف سے حملہ ہوتا ہے اسی طرح سے جس طرح مچھر اور کھٹمل کا ۔ لوگوں نے مچھر اور کھٹمل کو مارنے کے لئے ایک دوا تجویز فرمائی ہے اسی طرح نفسانی اور شیطانی وسوسوں کو دور کرنے کے لئے ایک نسخہ تجویز کیا گیا ہے وہ مختصر مگر نہایت زود اثر اور فائدہ قطعی ہے ۔ (جامع الصغیر)

"آمنت باللّٰہ ورسلہ" (یعنی میں ایمان لے آیا اللہ پر اور تمام رسولوں پر)

مومن کا ہتھیار

(۱۶) ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ وضوء مومن کا ہتھیار ہے اس سے مسلح ہوکر نکلو ۔ اس سے بدنگاہی اور دوسری چیزوں سے حفاظت ہوگی شیطان جب تم کو مسلح دیکھے گا تو اسے تمہارے نزدیک آنے کی جراءت نہیں ہو سکتی ۔ وہ تو دور ہی سے بھاگ کھڑا ہو گا ۔

(۱۷) ۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے "شیطان اس کتے کی مانند ہے جو گھر سے باہر دروازہ پر کھڑا رہتا ہے یعنی جس طرح لوگ بنگلوں کے سامنے کتا حفاظت

کے لئے رکھتے ہیں اور جو ان سے ملنے جاتا ہے تو وہ کتا زور زور سے بھونکتا ہے اگر مالک بنگلہ زور سے ڈانٹ دے کہ خبردار اپنا آدمی ہے خاموش رہ تو خاموش ہو جاتا ہے ۔ یہ شیطان بارگاہ حق سے مردود کیا ہوا کتا ہے ۔ بارگاہ حق کے باہر کھڑا ہے جب کوئی اللہ کے دربار میں جانا چاہتا ہے تو خوب وسوسے ڈالتا ہے کہ یہ پریشان ہو کر بھاگ نکلے ۔ جب وہ بندہ تعوذ پڑھتا ہے تو اللہ تعالی ڈانٹ دیتے ہیں کہ خبردار یہ ہمارا آدمی ہے خاموش ہو جا ۔

وساوس چاہے کفر کے ہوں یا گناہوں کے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور آمنت باللہ ورسلہ پڑھ لینے سے اور اس کا شعور رکھنے سے شیطان اور اس کے وسوسے اس طرح بھاگتے ہیں جیسے ڈی ڈی ٹی چھڑک دینے سے مکھی ، مچھر ، کھٹمل اور دیگر جراثیم بھاگ جاتے ہیں ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایک روایت میں وسوسہ ایمان کی علامت بتلایا گیا ہے ۔ قرآن میں شیطانی مکروکید کو ضعیف اور کمزور بتلایا گیا ہے اس لئے وسوسوں کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے ۔ اس ضعیف کی خوشامد نہ کریں ۔ اپنے مالک سے پناہ مانگیں عارف رومی کے ایک شعر کا تذکرہ کر کے فرمایا

اے خدا اگر آپ کی عنایات ہمارے سروں پر سایہ فگن رہیں تو ہم کو اس کمینے چور شیطان سے کوئی ڈر نہیں ۔

اس طرح وسوسے بھی ختم ہو جاتے ہیں اور حفاظت بھی ہو جاتی ہے ۔

(۱۸) ۔ دو رکعت صلوۃ الحاجہ پڑھ کر ہر روز اپنی حفاظت ، اصلاح اور استقامت کے لئے خوب دعا مانگنی چاہئے کہ بغیر فضلِ الٰہی ہمارے ارادوں کا کچھ اعتبار نہیں ۔

(۱۹) ۔ گناہ ترک کرنے کے لئے خود ہمت کرے اور حق تعالی سے ہمت کو

طلب کرتا رہے اللہ والوں سے ہمت کی دعا کراتا رہے۔ انشاء اللہ گناہوں سے بچنے کی ہمت عطا ہوگی۔

میری رسوائیوں پر آسماں رویا زمین روئی
مری ذلت کا لیکن آپ نے نقشہ بدل ڈالا
بہت مشکل تھا میرے نفس اور شیطاں کا چت ہونا
تری تدبیر الہامی نے اس کا سر کچل ڈالا

امراض جسمانی، وساوس روحانی اور ہر قسم کے اثرات شیطانی کا انتہائی آزمودہ اور کامیاب علاج

(۲۰)۔ ایک صاحب نے والد ماجد حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے بہت سے عوارض اور امراض و اثرات کا تذکرہ کیا اور اپنی مختلف قسم کی الجھنوں کا تذکرہ کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا۔

مصائب، پریشان کن حالات اور الجھنوں کا اصل اور حقیقی علاج "رجوع الی اللہ" اور دعا ہے، صلوۃ الحاجہ ایسے ہی مواقع کے لئے ہے۔ دعا کی تفصیلات ہی عملیات اور وظائف ہیں۔ ہم یہاں ایک جامع وظیفہ موسومہ "وظیفہ سبعین" لکھ رہے ہیں

اول آخر طاق عدد میں درود شریف پڑھیے۔

۱۔ سورہ فاتحہ ستر (۷۰) مرتبہ

۲۔ آیۃ الکرسی ستر (۷۰) مرتبہ

۳۔ سورہ اخلاص ستر (۷۰) مرتبہ

۴۔ سورہ فلق ستر (۷۰) مرتبہ

۵۔ سورہ ناس ستر (۷۰) مرتبہ

روزانہ وقت مقرر کر کے ایک مقام پر ایک ہی بیٹھک میں پڑھنا اپنا معمول بنالیں اور یہ معمول بنانے کی چیز ہے اسکے فوائد بیان کرنے یا تحریر کرنے کے لئے نہیں بلکہ خود مشاہدہ کرنے اور آنکھوں سے اس کے فائدے دیکھ لینے کے ہیں۔ ہر قسم کے آسیب و سحر، نظر و مکر، تمام امراض جسمانی وروحانی ، اور ہر قسم کے اثرات شیطانی کا مجرب ترین علاج ہے۔ فرائض و واجبات کی پابندی، حقوق العباد کی ادائیگی، اکل حلال، صدق مقال اور اخلاص وتوکل جیسے خصوصی آداب کی رعایت کے ساتھ اس وظیفہ اور اس جیسے وظائف کی چلہ کشی ہوگی تو انشاء اللہ ضرور اپنے مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

نوٹ

اس وظیفہ کے ساتھ بعض اہل اللہ کچھ اور آداب کا ذکر کرتے ہیں۔ ان آداب کو معلوم کرنے کے لئے مولف کتاب سے ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

(۳۱)
خصوصی علاج

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجنون اور مسحور اور آسیب زدہ کا اس طرح علاج فرمایا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے نبی! میرا ایک بھائی ہے اور اس کو تکلیف ہے آپ نے فرمایا اس کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے عرض کیا کہ اس کو ایک قسم کا جنون ہے آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آ۔ چنانچہ اس نے اس کے بھائی کو آپ کے سامنے لے آیا۔ تو حضور نے اس پر حسب ذیل آیات۔ ۔۱ سورہ فاتحہ۔ ۲۔ سورہ بقرہ کے شروع اور آخر کی آیتیں۔ ۳۔ آیۃ الکرسی۔ ۴۔ آل عمران کی شہد اللّٰہ انہ لاالہ الاھو ۔۵۔ اور سورہ اعراف کی ان ربکم اللّٰہ والی آیت۔۶۔ سورہ مومنون کا آخری حصہ فتعال اللّٰہ الملک الحق والی آیت۔ ۷۔ اور سورہ جن کی ابتدائی آیات۔ ۸۔ سورہ صافات کی ابتدائی دس آیات ۔۹۔ اور سورہ حشر کی آخری آیتیں۔ ۱۰۔ سورہ اخلاص۔ ۱۱۔ سورہ فلق۔ ۱۲۔ سورہ ناس۔ پڑھ کر اس کے لئے تعویذ کیا اور دعا کی۔ تو وہ آدمی اس طرح کھڑا ہو گیا کہ گویا کبھی اسے یہ شکایت نہیں ہوئی تھی

نوٹ: یہ چند اہم باتیں حاکم، ترمذی، کنز، فتح المجید اور حیاۃ الصحابہ۔ جلد سوم حصہ نہم سے مستفاد ہیں تاکہ اس سے صحیح اور کامل استفادہ کیا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ صحیح استفادہ کی توفیق دے اور شیطانی شرارتوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- نجات اور درجات کا راستہ
- سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ
- تقلید کیا اور کیوں
- مختصر حالات مچھلی والے کمال شاہ صاحبؒ
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- تلاوت قرآن آداب وفضائل
- نغمہائے نورانی (۱)(۲)(۳)
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- تابدار نقوش
- آئینہ غلام
- استعانت کے طریقے
- احوال دل
- ایمان واحسان
- بیعت
- تفسیر سورۃ الفاتحہ
- ھدایت اور راہ اوسط
- طریقہ صلوٰۃ وسلام
- سیر انفس
- کلام غلام
- دینی باتاں منظوم
- دو اہم مدارج
- مجاہدہ
- خوف الٰہی
- زکوٰۃ
- قربانی
- مکاتیب عرفانی
- پہلا درس بخاری
- ولایت
- سرزمین دکن میں
- کلمہ طیبہ
- سورۃ الاخلاص
- خود شناسی وحق شناسی
- سیدھا راستہ
- جنت
- دو برکت والی راتیں
- عکس جمال نعتیہ کلام
- الشجرۃ العالیہ
- شیطان سے جنگ
- دعوت وتبلیغ
- سکونِ دل
- مکتوبات غلام
- خدا کی پہچان
- دیدہ ودل
- علم اور اہل علم
- افکار سالک